﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

# الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 27 مئی 2011ء | 23 جمادی الثانی 1432 ہجری قمری — 27 ہجرت 1390 ہجری شمسی | شمارہ 21

## خلافت علی منہاج النبوۃ

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔ (مسند احمد صفحہ 273۔ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

# خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔

**مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔**

**تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔**

''خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا (سورۃ النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتّر بتّر ہوگئے اور ایک اُن میں سے مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اِس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے''۔ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303-306)

# خلافت احمدیہ اور ہمارے فرائض

## سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت پُر معارف ارشادات سے انتخاب

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

(چوتھی و آخری قسط)

### صدسالہ خلافت جوبلی منانے کا اصل مقصد اور نعمت عظمیٰ کی قدر کرنے کا بہترین انداز

صدسالہ خلافت جوبلی کا سال (2008ء) پنی شاندار تاریخی سرگرمیوں کے ساتھ مکمل ہوا۔ لیکن یہ سال منانے کا اصل مقصد کیا تھا اور کیا ہماری ذاتی زندگیوں میں ہم وہ مقصد حاصل کر پائے ہیں یا نہیں ...... اس بارہ میں ہم سب کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس تاریخی سال کو منانے کے مقاصد اپنے کئی خطبات میں بیان فرمائے ہیں۔ ایک موقعہ پر فرمایا:

’’یہ سال جس میں جماعت، خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہی ہے، یہ جوبلی کیا ہے؟ کیا صرف اس بات پر خوش ہو جانا کہ ہم جوبلی کا جلسہ کر رہے ہیں یا مختلف ذیلی تنظیموں نے اپنے پروگرام بنائے ہیں، یا کچھ سوونیئرز بنا لئے گئے ہیں۔ یہ تو صرف ایک چھوٹا سا اظہار ہے۔ **اس کا مقصد تو ہم تب حاصل کریں گے، جب ہم یہ عہد کریں کہ اس 100 سال پورے ہونے پر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اس نعمت پر جو خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر اتاری ہے، ہم شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اپنی نمازوں اور اپنی عبادتوں کی حفاظت پہلے سے زیادہ بڑھ کر کریں گے اور یہی شکرانِ نعمت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہوگا۔**

قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدہ کا ذکر ہے۔ اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور:57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ **خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔** پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھاسکیں۔

**اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔** پھر یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ساتھ، عبادت میں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کے ساتھ تمہارے پر یہ بھی فرض ہے کہ مالی قربانی بھی کرو۔ ...... نئے شامل ہونے والے نومبائعین بھی اور نوجوان بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ مالی قربانی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اسے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔‘‘

(ارشاد فرمودہ 18/اپریل 2008ء بمقام باغ احمد۔گھانا)

۞ ......اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِس نعمتِ عظمیٰ یعنی خلافت کی قدر کرنے کے طریق بھی بیان فرمائے ہیں اور قرآن کریم کے حوالہ سے عبادات اور مالی قربانی پر خصوصیت سے روشنی ڈالی ہے جن کا آیت استخلاف سے براہ راست تعلق ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

’’**ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی۔** ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکر گزاری نہیں ناشکر گزاری ہو گی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ **اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ ...... ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دو طرفہ تعلق اُس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔**

...... دوسری بات جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے نمازوں کے ساتھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ ہے۔ ...... مَیں نے نماز کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ تمکنت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے، وہاں اسے اپنی عبادت سے مشروط کرتا ہے اور اگلی آیت میں عبادت کی وضاحت کی کہ نماز کو قائم کرنے والے لوگ ہوں گے۔ **لیکن جہاں یہ ذکر ہے کہ نماز کو قائم کرنے والے ہوں گے وہ صرف نماز کے بارے میں ہی نہیں فرمایا، بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ اور مالی قربانی بھی استحکام خلافت اور تمہارے اس انعام پانے کا ذریعہ ہے۔** اور پھر آگے فرمایا وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے مسیح و مہدی کو مانا جس کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے خلافت کی دائمی خوشخبری فرمائی تھی۔

پس خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے اور اس دور میں اگر دین کی ضروریات کے لئے مالی تحریکات کی جاتی ہیں جو اگر زکوٰۃ سے پوری نہ ہوسکیں تو یہ عین اللہ اور رسول کی منشاء کے مطابق ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ سے بڑھ کر جو اخراجات ہوتے تھے ان کے لئے چندہ لیا جاتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بہت سی ضروریات کے لئے مالی قربانی کا بھی ذکر آتا ہے۔ ...... زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے، اس کی کچھ شرائط ہیں جن کے ساتھ یہ فرض ہے اور دوسرے اس کی شرح اتنی کم ہے کہ آجکل کی ضروریات یہ پوری نہیں کرسکتی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی زائد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، زکوٰۃ کے علاوہ زائد چندے لئے جاتے تھے۔ زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر تو یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں۔ سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلافت نبوت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس زمانے میں خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی ہے۔ اس لئے خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ بعض لوگوں کو شرح پر اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شرح نہیں تھی، بعد میں مقرر کی گئی تو ضرورت کے مطابق مقرر کی گئی۔

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 13/اپریل 2007ء)

عبادات کے ذریعے اِس نعمت عظمیٰ یعنی خلافت کے قیام اور اس کی برکات کے حصول کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء کے موقعہ پر اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے عبادت کرنے والے لوگوں سے ایک بہت بڑے انعام کا وعدہ کیا ہے یعنی خلافت کا۔ **عبادت کرنے والوں سے ہی خلافت کے انعام کا بھی وعدہ ہے۔ پس آج ہر مرد اور عورت کی، ہر جوان اور بوڑھے کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی عبادت کے معیار بڑھانے کی طرف توجہ کرے۔ خلافت کی برکات کا فیض انہی کو پہنچے گا جو خود بھی عبادت گزار ہوں گے اور اپنی نسلوں میں بھی یہ روح پھونکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے فیض پانے والے وہی لوگ ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔**

اس آخرین کے دور میں جب شرک کی طرف رغبت دلانے کے لئے نئے نئے طریق ایجاد ہو گئے ہیں۔ جب تجارتوں اور کھیل کود کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دور کرنے کی کوشش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ **جب شیطان انسان کو ورغلانے میں پہلے سے زیادہ مستعد ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے، اس کی عبادت کی طرف توجہ کرنے کے لئے ہمیں کوشش بھی پہلے سے بہت بڑھ کر کرنی ہوگی۔** اور پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ ایسے عبادت کرنے والے کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان کی نسلیں بھی شیطان کے شر سے بچی رہیں گی اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ان کے حق میں اور ان کی دعائیں خلافت کے حق میں پوری ہوتی رہیں گی۔ **یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہوئے ہیں جو اس کی عبادت کرنے والے ہیں تبھی تو خلافت کے انعام سے بھی ہم فیضیاب ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ عبادت گزاروں کے لئے تمکنت دین کے سامان خلافت احمدیہ کے ذریعہ پیدا فرماتا چلا جائے گا۔ لیکن میں پھر اس بات کو دہراؤں گا کہ ہر ایک کو اپنے آپ کو اس گروہ میں شامل کرنے اور شامل رکھنے کے لئے خود بھی کوشش کرنی ہوگی۔**

27 مئی کو جو خلافت جوبلی منائی گئی۔ لندن میں ایک بڑا فنکشن ہوا اور دنیا بھر میں بھی ہوا۔ دنیا کی جماعتوں نے جہاں اور پروگرام بنائے اور ان پر عمل کیا وہاں دعاؤں اور نوافل کا بھی اجتماعی پروگرام رکھا اور دنیا کے ہر ملک کی جماعت نے اس کا بڑا اہتمام کیا۔ کینیڈا سے بھی مجھے کسی نے لکھا کہ ہم گھر سے مسجد کی طرف رات کو اڑھائی بجے نکلے۔ سڑک پر جہاں عموماً مسجد تک پہنچنے میں 45 منٹ کا وقت صرف ہوتا ہے 20 منٹ میں مسجد کے قریب پہنچ گئے کیونکہ ٹریفک نہیں تھا۔ لیکن مسجد کے قریب پہنچ کر دیکھا تو اتنی لمبی کاروں کی لائنیں تھیں کہ وہ چند سو گز کا فاصلہ طے کرتے ہوئے آدھا گھنٹہ لگ گیا اور مشکل سے نوافل کی آخری رکعتوں میں پہنچے۔

پس یہ معیار جو آپؑ نے قائم کرنے کی کوشش کی یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خلافت احمدیہ سے آپ کی محبت ہے۔ کمزور سے کمزور احمدی کے دل میں بھی اس محبت کی ایک چنگاری ہے جس نے اس دن اپنا اثر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوئی تاکہ خلافت احمدیہ کے قیام اور استحکام کے لئے دعائیں کریں۔ پس اس چنگاری کو شعلوں میں مستقل بدلنے کی کوشش کریں۔ اس کو کبھی ختم نہ ہونے دیں۔ ان شعلوں کو آسمان تک پہنچانے کی ہر احمدی کو ایک تڑپ کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ گروہ کا حصہ بننے کا ذریعہ ہے۔ ...... ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں پھر یہ عہد کرے کہ جو مثال ہم نے 27 مئی کو قائم کی تھی، جس طرح دعاؤں اور عبادتوں کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ کے احسان سے توجہ پیدا ہوئی تھی اسے ہم اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تاکہ ہمارا شمار ہمیشہ ان لوگوں میں ہوتا رہے جو خدا تعالیٰ کے سچے عابد ہیں اور جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا خلافت کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ یہ جلسہ ہر ایک میں عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ثابت ہو۔

(ارشاد فرمودہ 27/جون 2008ء بمقام انٹرنیشنل کانفرنس سینٹر مسی ساگا، انٹاریو، کینیڈا)

2008ء کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ UK کے موقع پر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کی برکات کو دائمی بنانے کے لئے احمدیوں کو اپنی عبادات کے معیار کو بلند تر کرتے چلے جانے کے بارہ میں نصائح فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

’’یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اس لئے بہت بڑی تعداد یہاں آئی ہے، مطلب یہ کہ خلافت جوبلی کے سال میں ہونے والا پہلا جلسہ ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ اکثریت اس حوالے سے اور اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہو رہی ہے۔ **پس جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ مومنین کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا تو اس آیت میں یہ بتایا کہ وہ لوگ میری عبادت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کی وجہ سے ان پر یہ انعام ہوگا کہ**

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

## گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر146**

## مکرم معروف صابر السید صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے معروف صابر صاحب آف مصر کا خاندانی تعارف، دینی رجحانات اور سلفی اور تکفیری جماعتوں کے ساتھ انکے بعض تجربات کا ذکر کیا تھا۔اس قسط میں ان کے باقی سفر کا کچھ حال ان کی زبانی بیان کیا جائے گا۔

### جماعت سے تعارف

مکرم معروف صابر السید صاحب فرماتے ہیں:

تکفیری جماعت سے نکل کر مَیں نے ٹی وی خریدا اور ڈش لگوالی اور زیادہ تر مختلف ٹی وی چینلز دیکھنے لگا۔ دو جماعتوں کے ساتھ میرا تجربہ بہت تلخ رہا تھا، جس کے بعد مجھے شبہ سا ہونے لگا تھا کہ حق تک پہنچنا شاید میرے لئے ناممکن ہے۔لہذا ایسی صورتحال میں مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق تمام فرقوں سے دُور ہو کر تنہائی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔لیکن جس نے اپنی جوانی کی ابتدا سے لے کر بیس سال مختلف جماعتوں میں گزارے ہوں اس کے لئے جماعت سے دُور رہنا نہایت تکلیف دہ امر ہے۔لیکن مختلف جماعتوں کے گمراہ کن خیالات کی پیروی سے وہ تنہائی بہتر تھی جس میں کم از گمراہی کا احساس تو دامنگیر نہ تھا۔

مختلف چینلز کی نشریات دیکھتے دیکھتے ایک دن ہاٹ برڈ پر ایک چینل MTA دیکھا جس پر اس وقت پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر جاری تھا۔گو مَیں اس پروگرام کے مہذب اسلوب اور اس میں پیش کئے جانے والے دلائل سے بہت متاثر ہوا لیکن اپنے سابقہ تلخ تجربہ کی وجہ سے اس پر زیادہ توجہ نہ دی اور چینل بدل لیا۔

کچھ عرصہ بعد مَیں نے ایک عیسائی چینل دیکھا جس پر ایک پادری اسلام پر حملے کر رہا تھا۔اس کی ہرزہ سرائی پر میری غیرت جوش میں آ گئی اور میری رگوں میں خون تیزی سے دوڑنے لگا۔ سابقہ متشددانہ سوچ کی بنا پر مَیں نے تمنا کی کہ اگر یہ پادری میرے سامنے ہو تو مَیں اس کو ختم کر دوں، لیکن میری تمناؤں اور بڑھتے جوش پر اس وقت برف کی کئی سلیں آن پڑیں جب مَیں نے دیکھا کہ وہ جو کچھ بھی پیش کر رہا ہے مسلمانوں کی کتب سے ہی تو پیش کر رہا ہے۔اس وقت میرے غصے کا دھارا علمائے دین کی طرف ہو گیا اور مَیں نے کہا کہ آج اہانت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہانت دین کے ذمہ دار یہ مولوی حضرات ہیں جو آپس میں چھوٹے چھوٹے معاملات پر جھگڑے کھڑے کر کے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس پادری جیسوں کو خدا کے دین اور اس کی کتاب پر حملے کرنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے اور کوئی اس کا منہ بند کرنے کے لئے سامنے نہیں آتا۔

بہرحال پادری کی اس جرأت نے میرے تن بدن میں آگ لگا دی تھی لہذا میں مختلف چینلز دیکھنے لگا کہ شاید کسی اور نے بھی ایسے محسوس کیا ہو جیسے مَیں محسوس کر رہا ہوں۔اسی کوشش میں ایک دفعہ پھر مَیں MTA پر آ کر رک گیا جہاں اتفاق سے مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام أجوبة عَنِ الْإِيْمَان لگا ہوا تھا۔میری خوشی کی انتہاء نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ اس پروگرام میں عیسائی چینل اور اس پادری کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا جا رہا ہے۔اس وقت سے میں ایم ٹی اے کو باقاعدگی سے دیکھنے لگا۔

### تحقیق اور جماعت سے رابطہ

اس وقت ایم ٹی اے پر صرف اڑھائی تین گھنٹے کی عربی نشریات ہوا کرتی تھیں، باقی پروگراموں کی مجھے کچھ سمجھ نہ آتی تھی۔ چند دن کے مشاہدہ سے مَیں اس نتیجہ پر تو پہنچ گیا تھا کہ یہ چینل ایک ایسی جماعت کا ہے جو ہمارے ہاں موجود دیگر جماعتوں سے بہت مختلف ہے تاہم اس سے زیادہ اس وقت احمدیت کے بارہ میں مجھے کچھ علم نہ تھا۔ پھر یوں ہوا کہ کچھ عرصہ کے بعد ہاٹ برڈ پر ہی ایم ٹی اے 3العربیة کی نشریات کا آغاز ہو گیا جس کے بعد مَیں جماعت کے طرز فکر، اس کے اہداف اور عقائد کے بارہ میں بڑی گہری نظر سے جائزہ لینے لگا تا کہ اس جماعت کی ایک مجموعی تصویر سامنے آ جائے۔ چنانچہ جب مَیں اس مرحلہ پر پہنچا تو میرے اندر اس جماعت سے رابطہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ مَیں نے سکرین پر ظاہر ہونے والا ٹیلی فون نمبر نوٹ کر کے فون کیا اور کہا کہ مَیں مصری ہوں اور جماعت کے ساتھ رابطہ کر کے معلومات لینا چاہتا ہوں۔ دوسری طرف سے ایک مہذب نوجوان نے مجھ سے میرا نمبر لے لیا اور بڑے وقار سے کہا کہ کچھ ہی دیر میں ہم آپ سے رابطہ کرتے ہیں۔ ہمارے مصر کے شام چھ بجے میرے ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ مَیں نے فون اٹھایا تو ایک لمحے کے لئے یقین نہ آیا کیونکہ دوسری طرف اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے میزبان مکرم محمد شریف عودہ صاحب بول رہے تھے۔ کچھ دیر پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کے بارہ میں بات ہوتی رہی اس کے بعد مَیں نے پوچھا کہ جنّوں کے بارہ میں آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ انہوں نے ٹیلی فون کسی دوست کے حوالے کر دیا جنہوں نے ایک ایسا مختصر جواب دیا جو بہت حد تک تسلی بخش تھا۔ اس کے بعد بعض مصری احمدیوں سے میرا رابطہ بھی ہو گیا جنہوں نے مجھے جماعت کی عربی ویب سائٹ کے بارہ میں بتایا۔ نیز اس ویب سائٹ سے لی ہوئی کتب کی ایک سی ڈی بھی دی جس میں تفسیر کبیر بھی شامل تھی۔ مَیں نے سی ڈی کی جملہ کتب کو اپنے کمپیوٹر پر کاپی کر کے پڑھنا شروع کر دیا۔ مَیں مسیح موعودؑ آپ کے خلفاء اور جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے جانے والے علوم ومعارف کے قلزمِ بیکراں کے سامنے سراپا حیرت بن کے رہ گیا۔ اب میرے سامنے صرف ایک مسئلہ تھا جس کے حل کے لئے مَیں نے افراد جماعت سے رابطہ کیا۔ جنّوں کے بارہ میں میرا اعتقاد عجیب تھا اور میرے جماعت قبول کرنے میں حائل یہی مسئلہ رہ گیا تھا۔ مَیں نے اس کے بارہ میں کوئی کتاب طلب کی تو مجھے اس موضوع پر مکرم منیر ادلبی صاحب کی کتاب دی گئی۔ اس کتاب کو پڑھتے ہی میرا یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔ اب میرے دل نے کہا کہ یہی وہ جماعت ہے جس میں شامل ہونے کا اللہ اور اس کے رسول نے ارشاد فرمایا ہے لہذا مَیں نے فوراً بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

### رؤیا کے ذریعہ تسلی اور بیعت

جس دن مَیں نے بیعت کا فیصلہ کیا اسی رات رؤیا میں دیکھا کہ مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب مجھے فون کرتے ہیں اور مَیں ان کے ساتھ خلیفۂ وقت اور ان کی اطاعت کے بارہ میں بات کرتا ہوں کہ وہ اس زمانے میں ڈھال ہے اور ظل اللہ کے مترادف ہے۔ فون پر اس گفتگو کے اختتام پر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے کہا: ''**معروف مبروک**''، یعنی معروف صابر صاحب آپ کو مبارک ہو۔ جب مَیں جاگا تو بہت خوش تھا کہ جس کام کا مَیں نے عزم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت کی بشارت بھی آ گئی ہے۔ قبل ازیں میری مصطفیٰ ثابت صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اس رؤیا کے بعد میری بڑی شدید خواہش تھی کہ ان سے ملاقات ہو یا کم از کم فون پر ہی ان سے بات ممکن ہو جائے۔ مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ مصطفیٰ ثابت صاحب ان دنوں میں مصر آئے ہوئے ہیں۔ مَیں ابھی افراد جماعت میں سے کسی کو فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے ایک دوست کا فون آ گیا جنہوں نے کہا کہ مصطفیٰ ثابت صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں، ہم نے آپ کے بارہ میں انہیں بتایا تھا اور اب وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں اپنے رؤیا کے اتنی جلدی پورا ہونے پر بہت متعجب اور سراپا حیرت تھا۔ بہرحال ثابت صاحب سے بات ہوئی اور جب مَیں نے انہیں اپنا رؤیا سنایا تو انہوں نے وہی خواب والا جملہ دہرایا کہ ''**معروف مبروک إن شاء الله**''۔ مَیں مصر کے شہر ''صعید'' میں رہتا ہوں جو قاہرہ سے 450 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اور ٹرین پر بھی چھ گھنٹے کا سفر ہے۔ اس لئے مَیں نے فون کر کے یہ تو بتا دیا کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لاتا ہوں لیکن بیعت فارم مَیں نے 2007ء کے آخر پر قاہرہ جا کر پُر کیا۔ یوں بفضلہ تعالیٰ مجھے ''صعید'' شہر کے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

### مخالف بیٹے کا قبولِ احمدیت

مَیں اپنے گھر میں اکیلا احمدی تھا۔ اکثر جب ایم ٹی اے لگا ہوتا اور اس پر کوئی حضرت مسیح موعودؑ کا نام لے کر ''علیہ السلام'' کہتا تو میرے بچے تعجب کا اظہار کرتے اور بعض اوقات تمسخرانہ ہنسی بھی ہنس دیتے۔ چونکہ سب بچے جوانی کی عمر کو پہنچ چکے تھے اس لئے انہیں کچھ کہہ تو نہ سکتا، ہاں ان کی ہدایت یابی کے لئے دعا کرتا تھا۔

میرا بیٹا ''علاء'' جو اتنا زیادہ مذہبی میلان نہ رکھتا تھا پھر بھی ایک رات کو جب وہ گھر میں داخل ہوا تو مجھے بڑے انہماک سے ایم ٹی اے دیکھتا پا کر نہایت متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ چینل امریکہ کا ہے اور اس کے چلانے والے امریکہ کے ایجنٹ ہیں۔ مَیں نے کہا بیٹا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون مصلح ہے اور کون مفسد۔ میری بات سن کر وہ جلدی سے اپنے کمرہ میں سونے کے لئے چلا گیا۔ صبح جاگتے ہی وہ میرے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ آخری زمانہ میں اُمّت کے فرقوں میں بٹنے کے بارہ میں جو حدیث شریف ہے اس میں کتنے فرقوں کا ذکر ہے؟ مَیں نے بتایا کہ اس میں 73 فرقوں کا ذکر ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے کہا: **سُبْحَانَ الله**۔ مَیں نے اس کی غیر معمولی حیرانی کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ:

''آج رات مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھی ہے۔ مَیں نے دیکھا کہ مَیں کسی جگہ کھڑا ہوں اور تکفیری جماعت کا ایک شخص میرے قریب سے سلام کہے بغیر گزرتا ہے تو مَیں اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم نے کبھی جماعت احمدیہ کے بارہ میں کچھ سنا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ نہیں۔ مَیں اسے کہتا ہوں کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک کے علاوہ باقی سب آگ میں جانے والے ہوں گے؟ اس نے کہا ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اس پر مَیں نے اسے خواب میں ہی کہا کہ ان 73 فرقوں میں سے جو حق پر ہے وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور مَیں نے **سُبْحَانَ الله** اس لئے کہا کیونکہ مجھے یہ تو علم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کے تفرقہ کا ذکر فرمایا ہے لیکن 73 فرقوں میں بٹنے کا علم نہ تھا۔ لیکن عجیب بات ہے کہ خواب میں میری زبان سے وہی الفاظ نکلے جو درحقیقت حدیث شریف کے ہیں۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ یہ رؤیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیغام ہے۔ لہذا مَیں توبہ کرتا ہوں اور اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ احمدیت سچی ہے اور لوگوں کا الزام سراسر غلط ہے کہ یہ کسی کی ایجنٹ ہے۔''

اس کے بعد میرے بیٹے علاء نے مجھ سے جماعت کی کتب مانگیں اور مطالعہ کرنے لگا۔

### بیوی کی رؤیا کے ذریعہ بیعت

اس واقعہ کے بعد احمدیت کا نور میرے گھر میں اجالا پھیلانے لگا۔ حتی کہ میری بیوی نے بھی چند خوابیں دیکھیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ اس نے دیکھا کہ وہ کسی صحراء میں ایک جگہ کھڑی ہے اور اس کے اردگرد لوگ بکثرت مختلف گناہوں اور برائیوں کے ارتکاب میں مصروف ہیں۔ گو یہ ان سے دُور ہے پھر بھی بہت خائف ہے۔ اتنے میں دُور سے ایک کشتی آتی دکھائی دیتی ہے جس میں وہ دیکھتی ہے کہ مَیں (معروف صابر) پہلے ہی سوار ہوں اور وہ بھی میرے ساتھ سوار ہو جاتی ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشتی جرمنی کی طرف جا رہی ہے۔ راستے میں یہ کشتی کچھ دیر کے لئے ٹھہرتی ہے تو ہم وضو کر کے نماز ادا کرتے ہیں جس کے بعد اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔

اس رؤیا کے بعد میری اہلیہ بیعت کرنے کے

لئے مطمئن ہوگئی، لیکن ہمارا قاہرہ جانے کا پروگرام نہیں بن رہا تھا۔ ایک دن جب ہم پروگرام اَلْـحِـوَارُ الْـمُبَاشِر دیکھنے کے لئے بیٹھے تھے کہ پروگرام کی ابتدا میں دجال کے بارہ میں ایک چھوٹی سے فلم چلائی گئی جس کو دیکھ کر میری بیوی نے روتے ہوئے کہا کہ مجھے ایسے لگتا ہے کہ بیعت سے قبل مَیں مرجاؤں گی۔ اس لئے جلدی قاہرہ چلیں چنانچہ ہم نے فروری 2008ء میں قاہرہ کا سفر اختیار کیا جہاں اس کا بیعت فارم بھی پر کر کے ارسال کردیا اور مَیں کچھ بیعت فارم ساتھ بھی لے آیا جو بعد میں میرے بچوں کی بیعت کے وقت کام آئے۔ قاہرہ میں احمدی برادران کے ساتھ بِتائے ہوئے لمحات شاید میری زندگی کے حسین ترین لمحات تھے۔

## خلیفۂ وقت سے رابطہ

بیعت کے بعد ہماری زندگی یکسر بدل گئی۔ پہلی دفعہ احساس ہوا کہ مَیں ایک ایسی جماعت کا حصّہ ہوں جو ایک جسم کی حیثیت رکھتی ہے جس کی روح اس کا امام ہے۔ مَیں نے وفورِ شوق میں بذریعہ ای میل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پہلا خط لکھا اور اس میں قبول احمدیت کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور کا جواب میری روحانی بیماریوں کے لئے تریاق لئے ہوئے تھا۔ حضور انور کے خط میں مندرج دعائیں پڑھ کر میرے جذبات اشکوں کی صورت آنکھوں کی دہلیز پر جھلملانے لگے، اور مجھے یہ حدیث یاد آ گئی جس میں آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أَئِمَّتِكُمْ مِنْ شِرَارِهِمْ؟ الَّذِيْنَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبّونَكُمْ ، وَيَدْعُونَ لَكُمْ وتَدْعُونَ لَهُم۔ (مسند أبي يعلى، مسند عمر ابن الخطاب) یعنی کیا مَیں تمہیں تمہارے بہترین آئمہ اور بدترین کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہارے بہترین آئمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ بھی تم سے محبت کرتے ہوں، اور جن کیلئے تم بھی دعائیں کرو اور وہ بھی تمہارے لئے دعائیں کریں۔ یہ خیال آتے ہی میرے انگ انگ سے خلیفۂ وقت کی اطاعت اور اس سے شدید محبت اور عقیدت پھوٹنے لگی۔

ہم متشدد جماعتوں میں رہتے ہوئے لوگوں کو جاہل سمجھتے تھے اور ان کے ساتھ شفقت اور محبت کے سلوک کا دور دور تک کوئی نام ونشان تک نہ تھا۔ ہمارا ایمان تھا کہ نرمی اور حسن سلوک کے حق دار صرف ہماری جماعت والے ہی ہیں جبکہ باقی لوگ نفرت، سختی اور بعض حالات میں قتل وغارت کے ہی مستحق ہیں۔ لیکن بیعت کے بعد ہم نے سیدنا احمد علیہ السلام کے مدرسہ میں شفت اور ہمدردی اور لوگوں سے محبت کا درس سیکھا۔ اور ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا شعار دراصل عالمی محبت اور بھائی چارے اور امن وسلامتی کی ضمانت دے رہا ہے۔

## دوستوں کو دعوتِ احمدیت

مصطفیٰ نامی میرا اسکول کے زمانے کا ایک عزیز ترین دوست تھا پھر تکفیری جماعت میں بھی میرا ساتھی رہا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ قبول کرنے کی صورت میں مجھے خیر کثیر سے نوازا تو میرے دل میں یہ خیر اُن تک بھی پہنچانے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ مصطفیٰ صاحب کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا۔ مَیں ڈرتا تھا کہ اس دوست سے بات کرنے کی صورت میں کہیں دورانِ بحث ایسی صورت نہ پیدا ہوجائے کہ مَیں اپنے ایک عزیز دوست سے محروم ہوجاؤں، لہذا مَیں نے بحث مباحثہ کی راہ کو چھوڑتے ہوئے کتابوں کا سہارا لیا۔ مجھے معلوم تھا کہ مصطفیٰ صاحب کو مطالعہ کا شوق ہے۔ لہذا مَیں ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ ہاتھ میں لئے مصطفیٰ صاحب کی ملاقات کیلئے چلا گیا۔ کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد انہوں نے خود ہی پوچھ لیا کہ یہ کونسی کتاب ہے۔ مَیں نے اس کے جواب میں کتاب ان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا کہ آپ اسے تسلی سے دیکھ لینا مَیں اسے ایک دو دن بعد لے لوں گا۔ اگلے دن ہی انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور پہلا سوال یہ کیا کہ تمہارے پاس یہ کتاب کہاں سے آئی؟ مَیں نے جواب دینے کی بجائے پوچھا کہ مجھے یہ بتائیں آپ کو پسند آئی ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے پسند آئی ہے اور بعض حصے مَیں نے ایک سے زیادہ دفعہ پڑھے ہیں۔ نیز پوچھا کہ کیا اس موضوع سے متعلق کوئی اور کتاب بھی ہے؟ مَیں نے مزید کتب دینے کا وعدہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کتاب کے مؤلف کے بارہ میں مجھے بتائیں۔ یہاں مَیں نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف اور اس کے عقائد کا ذکر کر دیا۔ سب کچھ سننے کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہی حق ہے۔ مَیں نے کہا کہ اگر یہی حق ہے تو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ بہرحال اگلے دن مَیں نے انہیں ''القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح'' دی، اور پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔ مَیں اسے روزانہ کوئی کتاب دیتا جسے پڑھ کر وہ اگلے دن واپس بھجوا دیتے۔ پھر ایک دن مَیں نے انہیں ایم ٹی اے العربیہ کی فریکوینسی بھی دی اور یوں چند دنوں کی تحقیق کے بعد انہیں انشراح صدر ہوگیا اور انہوں نے بیعت کرلی۔

بعد میں ان کے ذریعہ ان کے بھائی عبدالظاہر سے بھی احمدیت کے بارہ میں بات چلی اور وہ بھی احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ نیز ہمارے اردگرد کے علاقوں میں بھی ایم ٹی اے اور قاہرہ کے احباب جماعت کی کوششوں سے دو تین مزید افراد نے بیعت کر لی۔ یوں کچھ ہی عرصہ میں ''صعید'' شہر میں ہماری تعداد چھ سات ہوگئی۔

## رسول کریم ﷺ کی زیارت اور قبول احمدیت

میرے دوست مکرم مصطفیٰ صاحب کے بھائی مکرم عبدالظاہر صاحب جب احمدی ہوئے تو ان کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ان کے سامنے کھڑے ہیں اور چہرہ مبارک سے نور پھوٹ رہا ہے۔ اور آپ یہ کہہ کر رخصت ہوگئے کہ مَیں جا رہا ہوں اور واپس آؤں گا۔ اس پر انہوں نے اپنے میاں کو بلایا کہ ابواحمد، ابواحمد! ادھر آئیں دیکھیں رسول کریم ﷺ ابھی یہاں تھے۔

جب وہ بیدار ہوئیں تو سوچنے لگیں کہ یہ کون شخص ہے جو نبی کریم ﷺ سے اس قدر مشابہ ہے کیونکہ خواب میں انہیں آنحضرت ﷺ کا حلیہ مبارک اس حلیہ سے مختلف نظر آیا جو کتابوں میں مذکور ہے۔ اس پر اپنے میاں سے پوچھنے لگیں کہ کیا آپ کے خاندان میں کوئی صالح بزرگ ہیں جن کی بڑی خوبصورت داڑھی ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔

جب ایم ٹی اے کی نشریات نائل سات پر دوبارہ شروع ہوئیں تو مَیں نے اس کی فریکوئنسی عبدالظاہر صاحب کو بھی دی تا کہ وہ بھی جماعت کے چینل سے مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ ان کے گھر میں ایم ٹی اے پر سب سے پہلے ان کی اہلیہ کو جو تصویر نظر آئی وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تصویر تھی اور آپ ایک پروگرام میں ایم ٹی اے العربیہ کے افتتاح کا اعلان خطبہ جمعہ میں فرما رہے تھے۔ یہ دیکھتے ہی انہوں نے کہا سبحان اللہ! بالکل اسی صورت پر مَیں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا تھا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ حضور کی داڑھی اب سے اس وقت مختلف تھی اور اب سے کسی قدر چھوٹی تھی۔ اس واضح رؤیا کے بعد انہوں نے استخارہ کیا اور خدا تعالیٰ نے انہیں قبول احمدیت کیلئے شرح صدر عطا فرمادیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

مکرم معروف صابر صاحب کی باقی کہانی اور ایمان افروز حالات کا بیان اگلی قسط میں کیا جائے گا۔ اِنشاءاللہ۔

(باقی آئندہ)

## ضروری تصحیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/جون 2010ء میں جو الفضل انٹرنیشنل کی جلد 17 کے شمارہ نمبر 27 (بتاریخ 2/جولائی 2010ء) میں شائع ہوا ہے اس کے صفحہ 8 پر مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے ذکر خیر میں سہواً یہ لکھا گیا ہے کہ آپ ''تیمور جان صاحب ابن عبدالمجید صاحب (نظام جان) کے بہنوئی تھے''۔ جبکہ تیمور جان صاحب مکرم اعجاز احمد بیگ صاحب شہید کے بہنوئی ہیں۔

یہی غلطی کتاب شہداء لاہور کا ذکر خیر میں بھی صفحہ نمبر 50 پر ہوئی ہے۔ احباب اس کی تصحیح کو نوٹ فرمالیں۔

اب یہ جملہ یوں پڑھا جائے:

''تیمور جان صاحب ابن عبدالمجید صاحب (نظام جان) شہید مرحوم کے بہنوئی ہیں''۔

(ادارہ)

## تعمیر مساجد فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کی یاددہانی کے سلسلہ میں خطبہ جمعہ 11/نومبر 2005ء میں فرمایا:

''اس ضمن میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے بچپن میں تحریک جدید میں ایک مد مساجد بیرون کی بھی ہوا کرتی تھی''۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1952ء میں یہ مد جاری فرمائی تھی جس میں جماعت کے ہر طبقہ کو حصہ لینے کی تحریک فرمائی تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ تیز ہوگیا ہے اس مد کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔

مذکورہ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے خصوصیت سے بچوں کو تعمیر مساجد فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

''اگر ہر سال ذیلی تنظیمیں اس طرف توجہ دیں، ان کو کہیں اور جماعتی نظام بھی کہے کہ اس موقع پر وہ اس مدّ میں اپنے پاس ہونے کی خوشی میں چندہ دیا کریں تو جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی خاطر مالی قربانی کی عادت ڈال رہے ہوں گے وہاں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل سمیٹتے ہوئے اپنا مستقبل بھی سنوار رہے ہوں گے۔ والدین بھی اس بارے میں اپنے بچوں کی تربیت کریں''۔


THOMPSON & Co. SOLICITORS
New Office in Fleet Street
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Criminal Litigation and Civil & Commercial Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 2-3 Hind Court, Fleet Street, London EC4A 3DL. Tel: 020 7936 2427
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

# خطبہ جمعہ

## سچا اور کامل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنا دیا۔

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے شفاعت کے اسلامی نظریہ کی پُر معارف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 مئی 2011ء بمطابق 06 ہجرت 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔

(البقرۃ:256)

کچھ عرصہ ہوا، مَیں نے اپنے ایک خطبہ میں اس حوالے سے بات کی تھی کہ آج کل عموماً مسلمان اپنی توجہ نیکیوں کی طرف رکھنے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اس میں بڑھنے کی بجائے پیروں فقیروں کے پاس جانے یا اُن کی قبروں پر منتیں مانگنے یا پُرانے بزرگوں اور اولیاء کی قبروں اور مزاروں پر جا کر اُن سے اس طرح مانگنے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح خدا تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے۔ پاکستان ہندوستان وغیرہ کی اکثریت تعلیم کی کمی کی وجہ سے اور نسلاً بعد نسلاً پیر پرستی کے تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ یہ پیر یا فقیر یا بزرگ اور اولیاء ہماری مرادیں پوری کر سکتے ہیں، ہماری دادرَسی کر سکتے ہیں۔ اس لئے اُن سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ اور بعض تو شرک میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ قبروں پر سجدے بھی کر دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے واقعات بھی ہیں کہ عورتیں کہتی ہیں کہ یہ بیٹا ہمیں خدا تعالیٰ نے نہیں دیا بلکہ داتا صاحب نے دیا ہے۔ تو اس حد تک شرک بڑھا ہوا ہے۔ پس ایسے وقت میں جب مسلمان جو سب سے بڑھے موحّد کہلانے چاہئیں کہ اُن کی تعلیم ہی یہ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات پر زور دیتے رہے، قرآنِ کریم ہمیں اِسی بات کی تعلیم دیتا ہے لیکن بدقسمتی سے یہ موحّد بھی اس شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان میں ایسے شرک کی باتیں ہو رہی ہیں جو بعض دفعہ اِن کو اسلام کے بجائے مشرکین کے زیادہ قریب کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا تا کہ اس زمانہ میں اس غلط تعلیم کو اور اس بگاڑی ہوئی تعلیم کو جو پیروں فقیروں کی وجہ سے بگڑ گئی ہے، اُس کی صحیح طرف رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے، زمانے کے حَکَم اور عدل، مسیح و مہدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے ہمیں اس شرک کے گند سے نکالنے کے لئے وہ رہنمائی فرمائی ہے جو عین اُس تعلیم کے مطابق ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم ہوتی ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگتا ہے۔ جس سے آپ کی بڑائی اور برتری ثابت ہوتی ہے۔ جس سے تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ دوسرے مذاہب والے جتنا بھی چاہیں یہ کہتے پھریں کہ ہمارے مذہب میں نجات ہے اور خاص طور پر عیسائیت کا یہ دعویٰ ہے کہ مسیح نے صلیبی موت سے ہمارے لئے کفارہ ادا کر دیا ہے۔ اب مسیح ہی ہمارے لئے راہِ نجات ہے اور پھر اس لئے بھی کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور اِس کے ماننے والے ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں تو اس وجہ سے وہ بلکہ عیسائیت میں جو سینٹس (Saints) کہلاتے ہیں وہ بھی شفاعت کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں سابقہ پوپ جان پال دی سیکنڈ جو تھے، اُن کے بارہ میں بھی عیسائی دنیا میں کہا گیا کہ اُس کے بعض معجزات کی وجہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ اُسے بھی شفاعت کا مقام مل گیا ہے کیونکہ ایک خاص مقام پر وہ فائز ہو گیا ہے۔ اُس کو ایسا قرب مل گیا ہے جہاں وہ شفاعت کر سکتا ہے اور وہاں جنت میں بیٹھ کر وہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ تو اُن کے نظریات ہیں۔ اُن کی جو غلط تعلیم ہے اُس کے مطابق وہ کرتے ہیں۔ جو وہ سمجھتے ہیں سمجھتے رہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ اُن کی تعلیم ہی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مکمل طور پر خلاف چلتے ہوئے شرک پر بنیاد کر رہی ہے۔ لیکن اس تعلیم کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں عیسائیت کے اِن غلط نظریات کے بارہ میں بتایا۔ اِس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’سو یاد رکھو کہ خدائی کے دعویٰ کی حضرت مسیح پر سراسر تہمت ہے۔ انہوں نے ہرگز ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ جو کچھ اُنہوں نے اپنی نسبت فرمایا ہے وہ الفاظ شفاعت کی حد سے بڑھتے نہیں۔ سو نبیوں کی شفاعت سے کس کو انکار ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی شفاعت سے کئی مرتبہ بنی اسرائیل بھڑکتے ہوئے عذاب سے نجات پا گئے اور مَیں خود اس میں صاحبِ تجربہ ہوں‘‘۔ فرمایا ’’اور میری جماعت کے اکثر معزز خوب جانتے ہیں کہ میری شفاعت سے بعض مصائب اور امراض کے مبتلا اپنے دُکھوں سے رہائی پا گئے اور یہ خبریں اُن کو پہلے سے دی گئی تھیں۔ اور مسیح کا اپنی امت کی نجات کے لئے مصلوب ہونا اور اُمت کا گناہ اُن پر ڈالے جانا ایک ایسا مہمل عقیدہ ہے جو عقل سے ہزاروں کوس دور ہے۔ خدا کی صفاتِ عدل اور انصاف سے یہ بہت بعید ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کسی دوسرے کو دی جائے۔ غرض یہ عقیدہ غلطیوں کا ایک مجموعہ ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد نمبر20 صفحہ نمبر236)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’حقیقی اور سچّی بات یہ ہے ............ کہ شفیع کے لئے ضروری ہے کہ اوّل خدا تعالیٰ سے تعلق کامل ہو تا کہ وہ خدا سے فیض کو حاصل کرے اور پھر مخلوق سے شدید تعلق ہو تا کہ وہ فیض اور خیر جو وہ خدا سے حاصل کرتا ہے مخلوق کو پہنچاوے۔ جب تک یہ دونوں تعلق شدید نہ ہوں شفیع نہیں ہو سکتا۔

پھر اسی مسئلہ پر تیسری بحث قابلِ غور یہ ہے کہ جب تک نمونے نہ دیکھے جائیں کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا اور ساری بحثیں فرضی ہیں‘‘۔ (یعنی خدا تعالیٰ کا تعلق اور پھر مخلوق سے تعلق اور اُس کا فیض، اللہ تعالیٰ کے تعلق کا فیض بھی مخلوق کو پہنچانا، اِس کے نتیجے ہونے چاہئیں۔ اگر یہ نہیں تو فرضی بحثیں ہیں)۔ فرمایا کہ ’’مسیح کے نمونہ کو دیکھ لو کہ چند حواریوں کو بھی درست نہ کر سکے۔ ہمیشہ اُن کو سُست اعتقاد کہتے رہے بلکہ بعض کو شیطان بھی کہا اور انجیل کی رو سے کوئی نمونہ کامل ہونا ثابت نہیں ہوتا‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ انجیل یہ کہتی ہے کہ اپنے حواریوں کو بھی درست نہیں کیا اور اُنہیں بُرا بھلا کہا) فرمایا کہ ’’بالمقابل ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل نمونہ ہیں کہ کیسے روحانی اور جسمانی طور پر انہوں نے عذابِ الیم سے چھڑایا اور گناہ کی زندگی سے اُن کو نکالا کہ عالَم ہی پلٹ دیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کی شفاعت سے بھی فائدہ پہنچا۔ عیسائی جو مسیح کو مثیل موسیٰ قرار دیتے ہیں تو یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ موسیٰ کی طرح اُنہوں نے گناہ سے قوم کو بچایا ہو‘‘۔ (بائبل میں Old Testament میں حضرت موسیٰ کی مثالیں تو ملتی ہیں لیکن حضرت عیسیٰ کے بارہ میں نہیں۔ جو بھی کہا ہے پولوس (Paul) نے کہا ہے یا کچھ اور لوگوں نے جن کے نام تعارف میں نہیں دیئے جاتے۔) فرمایا ’’بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کے بعد قوم کی حالت بہت ہی بگڑ گئی اور اب بھی اگر کسی کو شک ہو تو لنڈن یا یورپ کے دوسرے شہروں میں جا کر دیکھ لے کہ آیا گناہ سے چھڑا دیا ہے یا پھنسا دیا ہے‘‘۔ (اب جو گناہ ہے، گناہ کی تعریف ہے، جو برائی ہے۔ اگر اُس کی تعریف بدل دی جائے، برائیاں آزادی اور نیکیاں شمار ہونے لگیں تو پھر تو بے شک اِن کی تعلیم یا جو عمل ہے وہ ٹھیک ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ جو حقیقی برائیاں ہیں، اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں ہیں، انسان کا انسانیت سے یا اخلاقی لحاظ سے باہر نکلنا وہ برائیاں تو یورپ میں بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے یہ گناہ سے نکالنا نہیں ہے بلکہ گناہ میں اور ڈبونا ہے) فرمایا کہ ’’......نِرے دعوے ہی دعوے ہیں جن کے ساتھ کوئی واضح ثبوت نہیں ہے۔ پس عیسائیوں کا یہ کہنا کہ مسیح چھوڑانے کے لئے آیا تھا ایک خیالی بات ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بعد قوم کی حالت بہت بگڑ گئی اور روحانیت سے بالکل دور جا پڑی‘‘۔ (بلکہ چرچ تو اب خود کہتے ہیں کہ روحانیت سے ہم

بہت دور ہٹتے چلے جارہے ہیں) فرمایا کہ ’’ہاں سچا شفیع اور کامل شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے قوم کو بت پرستی اور ہر قسم کے فسق و فجور کی گندگیوں اور ناپاکیوں سے نکال کر اعلیٰ درجہ کی قوم بنادیا اور پھر اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر زمانہ میں آپؐ کی پاکیزگی اور صداقت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ نمونہ بھیج دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر2 صفحہ نمبر159,160 مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے اصل تصویر جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسائیت کی دکھائی ہے کہ بائبل کی رُو سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنی زندگی میں اپنے حواریوں کی اصلاح نہ کر سکنا ثابت ہے۔ پھر صلیبی موت جو اُن کے نزدیک لعنتی موت بھی ہے۔ یہ بھی یہودیوں کے نزدیک تو ایک برائی تھی گو اُس کی جو مرضی تاویلیں اب پیش کی جائیں۔ گو ہم احمدی مسلمان اس بات کو نہیں مانتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس نبی کو بھی اپنے اُن تمام الزامات سے بچایا جو یہودی آپ پر لگانا چاہتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک لمبی عمر پائی اور اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ اُس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے اُن کو بھیجا تھا۔ پوپ کے حوالے سے یہ وضاحت، یہ بیان جو مَیں نے کیا ہے، اس لئے بھی بیان کیا ہے کہ آج کل سکولوں میں بھی کافی discussion ہو رہی ہے اور بچے اور نوجوان معجزہ کے بارے میں باتیں سنتے ہیں، ذکر سنتے ہیں اور پھر بعض دفعہ متأثر بھی ہو جاتے ہیں۔ تو انہیں یہ پتہ چلے کہ حقیقت کیا ہے؟

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعت کا جو مقام ہے وہی اصل مقام ہے، بلند مقام ہے۔ اور آپ کی زندگی سے لے کر آج تک آپ کے وصال کے بعد بھی یہ معجزات ہوتے چلے جارہے ہیں اور نمونے قائم ہو رہے ہیں۔ آپ کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو معجزات دکھانے والے ہیں۔ ہم احمدی تو بڑے وثوق سے اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے طفیل اپنی قدرت کے نظارے دکھاتا چلا جارہا ہے۔ اور اس یقین پر بھی ہم قائم ہیں اور اس ایمان پر قائم ہیں کہ کسی سینٹ (Saint) کی کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم پر عمل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی سے خدا ملتا ہے۔ عیسائی تو یہ خاص مقام کسی کو کسی کے مرنے کے بعد دلوا رہے ہیں اور وہ بھی خدا تعالیٰ نہیں دے رہا بلکہ لوگ دے رہے ہیں۔ یہ مقام، جس کی حقیقت بھی اب پتہ نہیں کہ وہ معجزات تھے کہ نہیں تھے۔ بلکہ پولینڈ کے ایک اخبار نے تو یہاں تک لکھا ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے کہ ہوسکتا ہے ڈاکٹروں کی جو ٹیم بعض معجزات کے فیصلے کرتی ہے، اُن کی تشخیص صحیح بھی ہو کہ نہیں۔ جس عورت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اُس کو پارکنسن (Parkinson) تھی، ہوسکتا ہے اُس سے ملتی جلتی کوئی اور بیماری ہو جس کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے اور جو تھوڑے عرصے بعد خود ہی ٹھیک بھی ہو جاتی ہے۔

بہر حال اس وقت مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شفاعت کا صحیح اسلامی نظریہ کیا ہے؟ ایک مسلمان کے نزدیک شفاعت کیا ہے؟ اور کیا ہونی چاہئے؟ قرآنِ شریف میں اس بارہ میں کئی آیات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں بہت جگہ پر مختلف آیات کے حوالے سے کھول کر یہ بیان فرمایا ہے کہ شفاعت کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام یا عیسائیت کے نظریہ کے تعلق میں دو مثالیں مَیں پیش کر چکا ہوں۔ ابھی جو مَیں نے آیت تلاوت کی ہے، یہ آیۃ الکرسی کہلاتی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے اور ہم عموماً پڑھتے بھی رہتے ہیں۔ اکثروں کو یہ ترجمہ آتا بھی ہوگا۔ لیکن بہر حال ترجمہ سُن لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے، نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور شفاعت کرے مگر اُس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔ اور وہ اُس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر ممتد ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں۔ اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔

اِس آیت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمام آیات کی سردار ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک خوبصورت نقشہ کھینچا گیا ہے۔ (سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی حدیث نمبر2878)

بلکہ یہ بھی روایت ہے کہ سورۃ بقرۃ کی پہلی چار آیات اور آیۃ الکرسی اور اس کے ساتھ کی دو آیات اور آخری تین آیات پڑھنے والے کے گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (سنن الدارمی کتاب فضائل القرآن باب فضل أول سورۃ البقرۃ و أیۃ الکرسی حدیث3383)

یعنی اگر انسان اِن کو پڑھے، اس پر غور کرے، اس کو سمجھے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو شیطان ویسے ہی دور چلا جاتا ہے۔

پس اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہو اور دل کو ہمیشہ پاک رکھنے کی کوشش ہو۔ یہ عمل ہیں جن کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے بارہ میں احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانی بشری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتا ہے۔ لیکن عمل کچھ نہ ہوں، اللہ تعالیٰ پر یقین نہ ہو، نمازوں کی طرف توجہ نہ ہو، خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف بے رغبتی ہو تو صرف پیروں فقیروں یا اولیاء کی قبروں پر دعاؤں پر ہی انحصار کرنے سے بخشش اور شفاعت کے سامان نہیں ہوتے۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ صرف پیروں فقیروں پر انحصار کیا جائے۔ عیسائیوں کا ظاہری شرک ہے تو یہاں مسلمانوں میں ظاہری بھی اور چھپا ہوا بھی، دونوں طرح کا شرک ملتا ہے۔ بہر حال اس آیت میں جو پیغام ہے، اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تفاسیر کی روشنی میں ہی بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ایک ایسی ذات ہے جو جامع صفاتِ کاملہ اور ہر ایک نقص سے منزّہ ہے۔ (ہر ایک نقص سے پاک ہے) وہی مستحقِ عبادت ہے۔ اُسی کا وجود بدیہی الثبوت ہے کیونکہ وہ حیّ بالذّات اور قائم بالذّات ہے‘‘ (زندہ رہتا ہے۔ اپنی ذات میں زندہ ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا) اور بجز اس کے اور کسی چیز میں حیّ بالذات اور قائم بالذات ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی‘‘۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 138۔ مطبوعہ قادیان 1899)

پھر آپ نے وضاحت فرمائی کہ باقی تمام چیزوں میں جو مخلوق ہیں، جو بھی ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو آپ ہی موجود ہو اور پھر قائم بھی رہے۔ (ماخوذ از رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 138 مطبوعہ قادیان 1899)

یہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ باقی سب اُس کی مخلوق ہیں۔ اُن کو ایک وقت میں زندگی ملتی ہے یا وجود میں آتی ہیں اور پھر ختم ہو جاتی ہیں، قائم نہیں رہ سکتیں، ہمیشہ نہیں رہ سکتیں۔ اور جس کی زندگی ہی تھوڑی ہے اور قائم نہیں رہ سکتا اُس نے دعائیں کیا سننی ہیں۔ اُس نے کسی کی دعا کی قبولیت کیا کرنی ہے اور کسی کو اولاد کیا دینی ہے؟ پس اللہ ہی ایک ذات ہے جو سب طاقتوں کی مالک ہے۔ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گی۔

اس آیت میں ابتدا میں ہی پہلی یہ بات بتادی کہ اللہ ہی تمہارا معبود ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس لئے اگر اس کی صفات سے فیض پانا ہے تو ظاہری شرک اور مخفی شرک ہر ایک سے بچو۔

پھر فرمایا یہ بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے کہ اسے نیند نہیں آتی نہ اُونگھ آتی ہے۔ اُس کی ہر وقت اپنی مخلوق پر نظر ہے اور تمام نظام جو ہے وہ اس کو وہ چلا رہا ہے اور اس نظام کو چلانے سے تھکتا نہیں۔ ہمارے پیر فقیر تو تھک جاتے ہیں بلکہ اکثر تو آج کل کے، آجکل کیا، جو بھی گدی نشین پیر بنے ہوئے ہیں وہ تو نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے اور اُن کا کام تو صرف کھانا پینا، عیاشیاں کرنا، اور پُرخوری کرنا ہے۔

پھر اس آیت میں شفاعت کے پہلو کو بیان کیا گیا ہے۔ گو شفاعت کا مسئلہ صحیح ہے۔ شفاعت ہوتی ہے۔ پچھلے خطبہ کا جو مَیں نے ذکر کیا تو اُس کے بعد مجھے کسی نے پوچھا تھا کہ اس طرح آپ نے ظاہر کیا کہ جس طرح کسی قسم کی شفاعت ہو ہی نہیں سکتی۔ شفاعت ہوتی ہے لیکن ان پیروں فقیروں کو اللہ تعالیٰ نے حق نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بِاِذْنِہٖ۔ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے شفاعت ہوسکتی ہے۔ آج مسلمانوں میں بھی کون یہ دعویٰ کر سکتا ہے۔ بیشک اسلام خدا تعالیٰ کا آخری اور مکمل دین ہے لیکن نہیں کہہ سکتے کہ اُس پر پورا عمل کرنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شفاعت کا اِذن ہے۔ جنہوں نے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نہیں مانا وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسے ہی باہر نکل رہے ہیں۔ جو احمدی ہیں، کتنے بھی بڑے بزرگ ہوں، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو لیکن کوئی شفاعت کے اِذن کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خود اپنا یہ حال ہے۔ ایک واقعہ آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیٹے ایک دفعہ شدید بیمار ہو گئے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اُن کے لئے جب صحت کی دعا کی تو یہی جواب ملا کہ صحت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا کہ دعا نہیں تو مَیں شفاعت کرتا ہوں۔ اُس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ تم کون ہوتے ہو بغیر اِذن کے شفاعت کرنے والے۔ کہتے ہیں اس بات پر مَیں کانپ کر رہ گیا اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ حالت دیکھی تو تھوڑی دیر کے بعد ہی فرمایا کہ اِنَّکَ اَنْتَ الْمَجَاز۔ کہ تجھے اس شفاعت کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور پھر انہوں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے وہ بیٹے بڑا لمبا عرصہ زندہ رہے۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ229)

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اِذن ہوگا تب آپ شفاعت کریں گے۔ ایک لمبی حدیث ہے اس کا ایک حصہ ہے۔

(سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی الشفاعۃ حدیث نمبر 2806)

اور پھر ایک روایت ہے۔ زیاد بن ابی زیاد جو بنی مقسوم کے غلام تھے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم مرد یا عورت سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خادم سے دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ایک روز اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میری ایک

حاجت ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے؟ خادم نے عرض کی۔ میری حاجت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز میری شفاعت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس بات کی طرف کس نے توجہ دلائی؟ خادم نے عرض کیا میرے ربّ نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہیں، پس تم سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ مسند احمد بن حنبل کی یہ حدیث ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر5صفحہ 517حدیث خادم النبیؐ حدیث نمبر16173عالم الکتب بیروت 1998)

پس شفاعت اگر چاہتے ہو تو پھر سجدوں کی کثرت کی بھی ضرورت ہے۔ ایک آدھ نماز پڑھ لینے سے، پیروں کی قبروں پر سجدے کر لینے سے شفاعت نہیں ہوگی بلکہ سجدوں کی کثرت کرنے سے شفاعت ہوگی اور سجدے بھی وہ چاہئیں جو خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو واحد و یگانہ اور سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کو تمام حاجات کا پورا کرنے والا سمجھا جائے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کے روز لوگوں میں سے وہ کون خوش قسمت ہے جس کی آپ سفارش فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ! مجھے یہی خیال تھا کہ تم سے پہلے یہ بات مجھ سے اور کوئی نہیں پوچھے گا کیونکہ مَیں دیکھ چکا ہوں جو حرص تمہیں حدیث کے متعلق ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کے ذریعے لوگوں میں سے خوش قسمت وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل یا فرمایا اپنے نفس کے اخلاص سے یہ کہا۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب العلم باب الحرص علی الحدیث۔ حدیث نمبر99)

پس اَللّٰہُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا ھُو جو اخلاص سے کہا گیا، دل سے کہا گیا، نفس کی کسی ملونی کے بغیر کہا گیا، وہی اصل چیز ہے، اور یہی اَصل ہے جو شفاعت کا حقدار ٹھہراتی ہے۔ اور ایسے لوگوں کی شفاعت کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار فرمایا۔ ایک جگہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ آپ سے یہ اعلان کرواتا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۔وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران:32) کہ تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْم۔ یہ آیت جہاں عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے ایک کھلا اعلان ہے کہ تمہارے یہ دعوے کہ تم خدا کے پیارے ہو اور اُس کے بچے ہو، خاص طور پر عیسائی جو کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے کے ماننے والے ہیں، اس لئے خدا کے پیارے ہو گئے یا وہ ہمارے لئے نجات کا باعث بن گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دعوے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع ہی اللہ تعالیٰ کا پیارا بنا سکتی ہے۔ یہ تمام مذہب والوں کو ایک چیلنج ہے۔ اسی طرح ہمارے لئے بھی اس میں یہی حکم ہے کہ نام کا اسلام ہی نہیں بلکہ پیرویٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ وجود ہیں جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو جاننے والے ہیں اور اُس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے والے تھے۔ پس اگر آپ کی شفاعت سے حصہ لینا ہے تو پھر آپ کی سنت پر عمل کرنا ہوگا، آپؐ کے عمل کو دیکھنا ہوگا۔ اپنے اوپر قرآنِ کریم کی حکومت کو لاگو کرنا ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہی فرمایا ہے کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔ یہی آپ کا امتیاز اور آپ کی شان تھی کہ آپ کا ہر فعل، ہر قول، ہر عمل قرآنِ کریم کے مطابق تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اور قرآنِ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بارے میں مختلف مقامات میں ذکر فرمایا گیا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔ ترجمہ: کہہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کس قدر صراحت سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت اور تعظیم اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں یعنی اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر کا اثر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے‘‘۔

(عصمت انبیاء علیہم السلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر18صفحہ680)

پس یہ سچی اطاعت اور پیروی جو ایک مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اسی سے آپ کا اُمتی ہونے کا صحیح حق ادا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ایک انسان، ایک مسلمان، ایک حقیقی مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کا وارث بنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو مزید کھول کر اور اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہئے کہ شفاعت کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ شفاعت حق ہے اور اس پر یہ نص صریح ہے وَ صَلِّ عَلَیْہِمْ۔اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ (التوبہ:103)۔ یہ شفاعت کا فلسفہ ہے۔ یعنی جو گناہوں میں نفسانیت کا جوش ہے وہ ٹھنڈا پڑ جاوے۔ شفاعت کا نتیجہ یہ بتایا ہے کہ گناہ کی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور نفسانی جوشوں اور جذبات میں ایک برودت آ جاتی ہے۔ جس سے گناہوں کا صدور بند ہو کر اُن کے بالمقابل نیکیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس شفاعت کے مسئلہ نے اعمال کو بیکار نہیں کیا بلکہ اعمالِ حسنہ کی تحریک کی ہے‘‘۔ شفاعت کے مسئلے سے نیک اعمال بجا لانے کی مزید تحریک پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا: ’’شفاعت کے مسئلہ کے فلسفہ کو نہ سمجھ کر احمقوں نے اعتراض کیا ہے۔ اور شفاعت اور کفّارہ کو ایک قرار دیا۔ حالانکہ یہ ایک نہیں ہو سکتے ہیں۔ کفّارہ اعمالِ حسنہ سے مستغنی کرتا ہے‘‘۔ (فلاں شخص نے جو کفارہ ادا کر دیا اور میرا جرم لے لیا، اس لئے مجھے نیکیاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو یہ کفارہ ہے۔ اب عیسائی جو مرضی کرتے رہیں۔ حضرت عیسیٰ اُن کی خاطر لعنتی موت مر گئے (نعوذ باللہ) تو کفّارہ ہو گیا۔ اس لئے کفّارے نے تو اعمالِ حسنہ سے ایک انسان کو فارغ کر دیا)۔ فرمایا: ’’اور شفاعت اعمالِ حسنہ کی تحریک‘‘ (کرتی ہے)۔ ’’جو چیز اپنے اندر فلسفہ نہیں رکھتی ہے وہ ہیچ ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اسلامی اصول اور عقائد اور اُس کی ہر تعلیم اپنے اندر ایک فلسفہ رکھتی ہے اور علمی پیرایہ اس کے ساتھ موجود ہے جو دوسرے مذاہب کے عقائد میں نہیں ملتا‘‘۔

فرمایا: ’’شفاعت اعمالِ حسنہ کی محرّک کس طرح پر ہے؟‘‘ (یہ سوال اُٹھتا ہے) ’’اس سوال کا جواب بھی قرآنِ شریف ہی سے ملتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ کفّارہ کا رنگ اپنے اندر نہیں رکھتی‘‘ (جو عیسائی مانتے ہیں)۔ ’’کیونکہ اس پر حصر نہیں کیا جس سے کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے‘‘۔ (یہ جو کفارہ ہے اگر اس پر انحصار کریں تو کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے) ’’بلکہ فرمایا اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (البقرۃ: 187)۔ یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ وہ کہاں ہے؟ تُو کہہ دے کہ مَیں قریب ہوں۔ قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ دور والا کیا کرے گا؟ اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے اُس وقت تک تو شاید وہ جل کر خاک سیاہ بھی ہو چکے۔ اس لئے فرمایا کہہ دو مَیں قریب ہوں۔ پس یہ آیت بھی قبولیتِ دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمانِ کامل پیدا ہو اور اُسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے‘‘۔ اور ایمان ہو کہ وہ ہر پکار کو سنتا ہے۔ ’’بہت سی دعاؤں کے ردّ ہونے کا یہ بھی سِرّ ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ دعا کو قبول ہونے کے لائق بنایا جاوے۔ کیونکہ اگر وہ دعا خدا تعالیٰ کی شرائط کے نیچے نہیں ہے تو پھر اس کو خواہ سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہ ہوگی اور کوئی فائدہ اور نتیجہ اس پر مرتب نہیں ہو سکے گا‘‘۔ (اس کو دعا قبول کروانے کے لئے اپنے آپ کو ان شرائط کے نیچے بھی لانا ہوگا اور شرائط وہی ہیں۔ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ میری پیروی کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ قرآنِ کریم پر عمل کرو)۔ فرمایا: ’’اب یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا: صَلِّ عَلَیْہِمْ۔ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ (التوبۃ:104)۔ تیری صلوٰۃ سے اُن کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے‘‘۔ (تیری دعا سے اُن کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے) ’’اور جوش اور جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ (البقرۃ:189) کا بھی حکم فرمایا۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات پھر اُن تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں، اُن کا بھی پتہ لگتا ہے‘‘۔ (ایک تو آپس میں دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات کا پتہ لگتا ہے۔ پھر اُن کے نتائج کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے انسان مانگے، مکمل پیروی کرے، مکمل ایمان دکھائے تو پھر انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت کے لئے کی گئی دعاؤں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اس کے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہ نتائج نظر آتے ہیں۔) ’’کیونکہ صرف اسی بات پر منحصر نہیں کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے اور خود کچھ نہ کیا جاوے۔ اور نہ یہی فلاح کا باعث ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جائے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2صفحہ 701تا703مطبوعہ ربوہ)

پس انسان کے اپنے عمل، اُس کا اللہ تعالیٰ کے حضور خالص ہو کر جھکنا، اُس کی عبادت کرنا، اُس سے اپنی حاجات مانگنا یہ چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حقیقی فرد بناتی ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور چھوٹا سا اقتباس ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’دعا اُسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اُس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر3صفحہ 172مطبوعہ ربوہ)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے لئے ایک خاص دعا ہوتی ہے جو کہ وہ نبی مانگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مَیں اپنی اس خاص دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے قیامت تک بچا کر رکھوں گا۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃَ الشَّفَاعَۃِ لِأُمَّتِہِ حدیث487)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری تا قیامت آنے والی نسلوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حقیقی رنگ میں شامل ہونے والا بنائے تا کہ شفاعت سے فیض پانے والے ہوں۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت کے تعلق سے بعض دعائیں پیش کرتا ہوں جو آئینہ کمالاتِ اسلام میں درج ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

رَبِّ اجْزِ مِنَّا هٰذَا الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ خَيْرَ مَا تَجْزِى اَحَدًا مِنَ الْوَرٰى۔ وَتَوَفَّنَا فِى زُمْرَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِى اُمَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ عَيْنِهٖ وَاجْعَلْهَا لَنَا السُّقْيَا وَاجْعَلْهُ لَنَا الشَّفِيْعَ الْمُشَفَّعَ فِى الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى۔ رَبِّ فَتَقَبَّلْ مِنَّا هٰذَا الدُّعَاءَ وَاٰوِنَا فِى هٰذَا الذُّرٰى۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ365-366)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس معزز رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے وہ بہترین جزا عطا فرما جو مخلوق میں سے کسی کو دی جاسکتی ہے اور ہم کو اس کے گروہ میں سے ہوتے ہوئے وفات دے اور ہم کو اس کی امت میں سے ہوتے ہوئے قیامت کے دن اُٹھا اور ہم کو اس کے چشمے سے پلا۔ اور اس چشمے کو ہمارے لئے سیرابی کا ذریعہ بنادے اور اُسے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول کی جائے، بنادے۔ اے ہمارے رب! ہماری یہ دعا قبول فرما اور ہم کو اس پناہ گاہ میں جگہ دے۔

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذٰلِكَ الشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ الْمُنَجِّى لِنَوْعِ الْاِنْسَانِ۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ5)

اے اللہ! پس تو فضل اور سلامتی نازل فرما اس شفاعت کرنے والے پر، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو نوعِ انسان کا نجات دہندہ ہے۔ اور نوعِ انسان کا نجات دہندہ اب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

رَبِّ يَا رَبِّ اسْمَعْ دُعَائِىْ فِى قَوْمِىْ وَ تَضَرُّعِىْ فِىْ اِخْوَتِىْ۔ اِنِّى اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ وَ شَفِيْعِ وَ مُشَفَّعِ لِلْمُذْنِبِيْنَ۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر5صفحہ22)

اے میرے ربّ! تو میری قوم کے بارے میں میری دعا اور میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرعات کو سن۔ مَیں تیرے نبی خاتم النبیین اور گناہگاروں کی مقبول شفاعت کرنے والے کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ آخری اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ:

’’نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دُنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دُنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا۔ اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:6-7)‘‘۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

پس اب ہمیشہ رہنے والا اور زندہ نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے اور پھر آپ کے فیض سے فیض پا کر اللہ تعالیٰ نے جس مسیح ومہدی کو بھیجا ہے اُس کے ساتھ جڑنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مسیح ومہدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں آنے والے اس نبی اللہ کی جماعت کے ساتھ تعلق کو مضبوطی سے ہمیشہ جوڑے رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیشہ ہم منعم علیہ گروہ میں شامل ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

## ویسٹرن ریجن کینیا کے ریجنل جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(محمد احمد عدنان ھاشمی ، مبلغ سلسلہ ،شیانڈا(ویسٹرن) ریجن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کینیا کو مورخہ 27مارچ 2011ء کو ریجنل جلسہ سالانہ ویسٹرن ریجن کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ شیانڈا (Shianda) کے مقام پر ہوا۔ تمام احباب کو جلسہ میں زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے انفرادی واجتماعی تحریک کی گئی، نو مبائعین کی جماعتوں اور علاقوں کی جلسہ میں شرکت کے لئے منصوبہ بنایا گیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اس پر عمل کیا گیا۔ مہمانانِ خصوصی کو جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت نامے تقسیم کیے گئے۔ جلسہ میں بجلی اور Back power systerm کا انتظام کیا گیا۔ اور جلسہ گاہ کی تیاری مکمل کی گئی۔

اس جلسہ میں مختلف سرکاری افسران اور ممبران پارلیمنٹ وغیرہ شامل ہوئے۔ اس تقریب میں مکرم امیر صاحب کینیا نے لوائے احمدیت بلند کیا جب کہ کینیا کا پرچم چیف آف شیانڈا Mrs.Catherine Wandalo نے بلند کیا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ کے بعد مکرم سالم موسیٰ لبانگا صاحب معلم سلسلہ نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام در شانِ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سواحیلی ترجمہ مترنم آواز میں سنایا۔ ان کے بعد مکرم ومحترم مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج کینیا نے اس جلسہ کی افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے ذکر کیا اور اس حوالہ سے احبابِ جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اور اپنے نیک نمونہ قائم کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس خطبہ کا رواں سواحیلی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب اور دیگر گورنمنٹ کے مہمانوں نے دس مستحقین میں Wheel Chairs تقسیم کیں۔ یہ نظارہ بھی بہت حسین تھا معذور لوگ لائے جاتے اور انھیں wheel chairs پر بٹھایا جاتا ان کے اور ان کے لواحقین کے چہروں پر عجیب خوشی اور تشکر کے جذبات ہوتے۔

اس کے بعد مہمانان گرامی کا تعارف ہوا اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا گیا۔ سب نے جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت اور مذہب کو سراہا اور عوام کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ان خدمات کا ہم پر بہت گہرا اثر ہے اور ان بے لوث خدمات کی وجہ سے ہمارے علاقہ کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ خاص طور پر تعلیمی اور طبی میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔

ان کے بعد مولانا عبداللہ جمعہ حسین صاحب، مبلغ سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نیروبی نے آخری زمانہ کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی آمد کے حوالہ سے بہت سیر حاصل تقریر کی اور قرآنِ کریم ، احادیثِ رسولؐ، اور بائیبل کی رو سے ثابت کیا حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ہی ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔

ان کے بعد مکرم ومحترم معلم قاسم خاطب صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ان ارکان میں سے خاص کر نماز اور زکوٰۃ کے موضوعات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

آخر پر مولانا نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر ومشنری انچارج صاحب کینیا نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔ اپنی تقریر میں آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے ثابت فرمایا کے آپ ﷺ امن محبت اور عظیم الشان صبر واستقلال اور عفو ودرگزر کے نبی تھے نیز آج کل اسلام، قرآنِ پاک، اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہونے والا پروپیگنڈا محض جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس اسوۂ حسنہ کے حوالہ سے آپ نے احبابِ جماعت کو تحریک کی کہ وہ اس اسوہ کو اپنائیں تا دوسروں کے لئے نیک نمونہ بن سکیں اور خدا کی رضا حاصل کرسکیں۔

اس کے بعد امیر صاحب نے جلسہ کے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مختلف اہم امور کے لئے دعا کی تحریک کی، آخر پر آپ نے دعا کروائی اور اس طرح اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس خطاب کہ رواں سواحیلی ترجمہ کی توفیق خاکسار کو ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

اس ریجنل جلسہ کی کل حاضری: 914 رہی جس میں ڈیڑھ صد سے زائد عیسائی اور غیر احمدی احباب شامل ہیں

مختلف اہم اخبارات اور ریڈیو میں اس تقریب کا ذکر ہوا۔ اخبارات میں تصاویر بھی شائع کی گئیں۔ KBC Radio Channel، WEST FM Radio Channel پر کیا گیا۔ ان کے علاوہ علاقائی ریڈیو چینلز میں Murembe FM, Milele FM اور Mambo FM پر بھی اس مبارک جلسہ کہ حوالہ سے خبریں نشر کی گئیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کے علاوہ اس جلسہ میں بجلی کا انتظام، پانی کا انتظام، کھانا پکوائی اور تقسیم، تقریب گاہ کی تیاری، رجسٹریشن اور تیاری جلسہ گاہ میں مختلف جماعتوں خاص کر شیانڈا جماعت کے خادم، انصار اور لجنہ اماء اللہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ، ان سب احباب وخواتین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے، ان کو دنیا کی ملونی سے پاک کردے اور خلافتِ احمدیہ کے سچے خادم بنادے۔ امین ثم امین

قارئین سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نظام جماعت سے اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے۔ ہمارے تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کی کامیابی کے لئے اور اعلیٰ پھل عطا ہونے کے لئے نیز خصوصًا تمام تبلیغی منصوبوں کے کامیاب ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

### خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

# خلافت میں اطاعت کے نمونے

(نصیر احمد انجم۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔

(آل عمران:104)

اطاعت کا لفظ عربی ہے اور طَوْع سے نکلا ہے جس کا معنی ہے مرضی اور خوشی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ **اطاعت اور فرمانبرداری دراصل وہی ہوتی ہے جو خوشی سے، مرضی سے اور بشاشت قلبی سے کی جائے۔ کراہت سے یا بے رغبتی سے کی گئی فرمانبرداری اطاعت کی روح کے خلاف ہے۔**

قرآن کریم میں بار بار اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اطاعت رسول میں اطاعت خلافت بھی شامل ہے کیونکہ خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے۔ خدا کی پہلی قدرت نبوت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور دوسری قدرت خلافت کی صورت میں۔ پس خلیفہ جو نبی کا جانشین ہوتا ہے اس کی اطاعت بھی ازبس ضروری ہے۔

قرآن کریم کی جو آیت شروع میں تلاوت کی گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ کی رسّی سے مراد رسول اللہ اور کتاب اللہ ہیں اور رسول کی نیابت میں خلیفہ بھی حبل اللہ ہوتے ہیں۔ یعنی خدا کا قائم کردہ خلیفہ۔ اس رسّی کو مضبوطی سے کیسے تھاما جائے؟ اس کی تشریح خود رسول مقبول ﷺ نے فرما دی ہے فرمایا:

فَاِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 5 صفحہ 403 حدیث حذیفۃ بن الیمان)

اے مخاطب! اگر تو اس زمانے میں ہو اور اللہ کے خلیفہ کو زمین پر دیکھے تو اس سے چمٹ جانا خواہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

**اطاعت کا اعلیٰ معیار کیا ہے؟**

**حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:**

''کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 411)

فرمایا: ''**اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے۔ جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔**''

(الحکم 31 اکتوبر 1902ء صفحہ 10)

پھر فرمایا: ''**اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔**''

(الحکم مورخہ 10 فروری 1901 صفحہ 1)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اطاعت کا درس دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرلو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ** اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں...... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔''

(خطبات نور صفحہ 131 خطبہ عید الفطر جنوری 1903ء)

۞......سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

''خلافت کے تو معنے ہی یہ ہیں کہ **جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔** جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔''

(الفضل 31 جنوری 1936ء صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

(خلفاء کی) **اطاعت کا حکم دراصل اس لئے دیا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔ اگر تم ان کی اطاعت نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ابلیس بن جاؤ گے۔ اگر تم ابلیس نہیں بننا چاہتے تو پھر تمہیں خلفاء کی اطاعت کرنی پڑے گی۔ تمہیں ان کی کامل طور پر اور بشاشت کے ساتھ اطاعت کرنی پڑے گی۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 1972 بحوالہ خطبات ناصر جلد چہارم صفحہ 125)

۞......**حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابعؒ)** نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 28 اکتوبر 1979ء کو اپنے خطاب میں **فرمایا:**۔

''ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔ مَیں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے وہ بھی نیک انجام پا گئے۔ لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی مَیں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیونکر ایسا ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسّی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے، جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے اور خدا، عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزش دیکھ کر اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا، کوئی نہیں جو روک سکے۔ لیکن اگر کوئی اس کی رسّی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے یہی پیغام ہے:۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسیح موعودؑ کے بعد شاخ مثمرم وہ شاخ ہے جس پر ہمیشہ روحانیت کے پھل لگتے رہیں گے۔ وہ خلافت ہے، اس شاخ پر اگر کسی نے بدنظر کی تو وہ یقیناً تباہ اور برباد کر دی جائے گی۔ خائب و خاسر کی جائے گی۔ وہ ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بدنیتی سے اس کی طرف اٹھیں گے اس لئے **ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔**''

(الفضل انٹر نیشنل 18 جولائی 2008 صفحہ 13)

۞......**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرماتے ہیں: ''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 30 مئی 2003ء صفحہ 1)

خلافت کا یہ عظیم الشان مقام اور خلافت کی اطاعت کا مضمون وہ ذی شعور لوگ بھی جانتے ہیں جن کو خلافت حقّہ نصیب نہیں۔ چنانچہ مولانا ابو الکلام آزاد لکھتے ہیں کہ:۔

''قرآن وسنت کے مطابق اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچون چرا تعمیل واطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں صرف اس کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اس کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو، نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے۔ ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو جماعت نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہیں۔''

(مسئلہ خلافت صفحہ 314 شائع کردہ سجاد پبلشرز حسین منزل پیسہ اخبار لاہور)

۞...... **نظام خلافت اور اس کی اطاعت کا لطیف نکتہ** حضرت نبی کریم ﷺ کی اس مشہور حدیث مبارکہ میں **مضمر** ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّات۔ عام طور پر اس کا مطلب یہ کیا جاتا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت اور ارادہ پر ہے۔ لیکن نیت کا ایک مطلب سمت اور طرف بھی ہے۔ اس لحاظ سے معنٰی یہ ہوا کہ اعمال کی طاقت اور قوت کا انحصار ان کے ایک ہی رخ میں ہونے پر ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ سورج سے نکلنے والی روشنی مختلف اطراف میں پھیل جاتی ہے اور اگر کالا کپڑا بھی آگے رکھ دیا جائے تو روشنی کو روک لے گا۔ لیکن اگر کسی طریق سے سورج کی روشنی کو ایک ہی سمت میں کر دیا جائے تو اس میں بے انتہا طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ روشنی کالا کپڑا تو کیا دیوار، پتھر، سیسے اور لوہے کو بھی چیر کر نکل جائے گی۔ ہمارے زمانے میں لیزر اس کی بہترین مثال ہے۔

روحانی طور پر خلافت بھی یہی کام سرانجام دیتی ہے۔ معاشرے کے مختلف افراد کے خیالات اور اعمال مختلف سمت میں ہونے کی وجہ سے طاقت اور قوت حاصل نہیں کر پاتے۔ لیکن خدا کی طرف سے قائم کردہ امام اور خلیفہ کی بیعت اور اطاعت کرنے سے ان خیالات اور اعمال کا رخ متعین اور سمت ایک ہو جاتی ہے اور ان میں بے انتہا طاقت اور برکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی بات کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے:

''یہ انتظام (بیعت کا نظام) جس کے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہِ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدتِ مجموعی کے پیرائے میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہو گا اور اپنی سچائی کے مختلف المخرج شعاؤں کو ایک ہی خطِ ممتد میں ظاہر کرے گا خداوند عزوجل کو بہت پسند آیا ہے''۔

(اشتہار 4 مارچ 1889ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 194)

حضور کے زمانہ میں تو قادیان میں بجلی بھی نہ تھی اور لیزر تو ہمارے سامنے نکلی ہے۔ لیکن تشبیہ جو حضور نے دی ہے وہ عین بین اس کے مطابق ہے کہ مختلف المخرج شعائیں فائدہ دیتی ہیں۔ ایک جماعت کے نیک افراد کے اعمال فائدہ دیتے ہیں لیکن قوت اور طاقت پیدا نہیں ہوتی۔ قوت اور طاقت کے لئے فرماتے ہیں کہ مختلف المخرج شعاؤں کو ایک ہی خطِ ممتد میں یعنی جس طرح لیزر چلتی ہے اور اس کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا اسی طرح ایک جماعت کے نیک اعمال بیعت کے بعد ایک سلک میں پرو کر خلیفہ کی اطاعت میں جب ایک سمت میں چلیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔ اور یہ بات اللہ کو بہت پسند ہے۔

## خلافت راشدہ کے دور میں اطاعت کے نمونے

آغاز اسلام میں خلافتِ راشدہ کے دور میں اطاعت خلافت کی بے نظیر مثالیں قائم ہوئیں۔ دو مثالیں آپ کو سناتا ہوں۔

۞......اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ نے خواب دیکھا کہ ان کے حجرہ میں تین چاند گرے ہیں۔ آپؓ نے یہ خواب اپنے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی بیان کیا۔ جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا اور آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہی دفن ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكَ۔ یعنی اے عائشہ تیرے حجرے میں آنے والے چاندوں میں سے یہ پہلا چاند ہے۔

(مستدرک للحاکم کتاب المغازی جزو نمبر 3 روایت نمبر 4401)

پھر حضرت ابوبکرؓ کا جب وصال ہوا تو آپ اسی حجرہ میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ یہ دوسرا چاند تھا۔ حضرت عائشہؓ کی شدید خواہش تھی اور ہونی بھی چاہئے تھی کہ آپ خود یہاں دفن ہوں تاکہ تیسرا چاند قرار پائیں اور اپنے عظیم باپ اور عظیم ترین شوہر کے قرب میں دفن ہوں۔

لیکن جب حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ میری خواہش ہے کہ میں آپ کے حجرے میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے پہلو میں دفن ہوں کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیں

گی۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں؛ کُنْتُ اُرِیْدُہُ لِنَفْسِیْ فَلَاُ وْثِرَنَّہُ الْیَوْمَ عَلَیَّ۔یعنی مَیں خود یہاں دفن ہونا چاہتی تھی لیکن اب مَیں اپنی خواہش کو چھوڑ کر خلیفۂ وقت کی خواہش کو ترجیح دوں گی۔اور ایسا ہی ہوا کہ اس حجرے میں حضرت عمرؓ دفن ہوئے۔اس طرح حضرت اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ نے اطاعتِ خلافت کا عمدہ نمونہ سکھایا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی قبر النبیّ ﷺ حدیث نمبر 1392)

دوسرا واقعہ اللہ کی تلوار حضرت خالد بن ولیدؓ کا ہے۔ آپ شام کے علاقہ میں مسلم افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔لیکن حضرت عمرؓ نے خلیفہ بننے کے کچھ عرصہ بعد بعض مصالح کی وجہ سے آپ کو معزول کر کے حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو کمانڈر انچیف مقرر فرمایا۔جب یہ اطلاع حضرت خالد بن ولیدؓ کو ملی تو آپ بلا چون و چرا اپنے عہدے سے الگ ہوئے اور اطاعتِ خلافت کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہوئے خود لوگوں کو خطاب کے ذریعے بتایا کہ لوگو! اب خلیفۃ الرسول کی طرف سے ابو عبیدہ بن الجراح (امین الامت) سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں ان کی اطاعت کرو۔آپ خود چل کر ابو عبیدہ کے پاس گئے اور انہیں سپہ سالاری سونپ دی۔

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صفحہ 145)

عسکری تاریخ میں شاذ ہی ایسی مثال ملے گی کہ دورانِ جنگ کمانڈر انچیف تبدیل ہو کر نئے کمانڈر کے ماتحت اسی جنگ میں شامل رہے۔لیکن یہ سب خلافت کی اطاعت کے سبب ممکن ہوا کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ ساری کامیابیوں کا دارومدار اطاعتِ خلافت میں ہے۔

## جماعت احمدیہ میں اطاعت خلافت کی چند قابل تقلید مثالیں

امر واقعہ یہ ہے کہ اطاعت کا مضمون جماعت احمدیہ کے رگ و ریشہ میں رچا ہوا ہے۔احمدی مائیں وہ ہیں جو گھٹی میں ہی اپنے بچوں کو اطاعت خلافت کا درس دیتی ہیں۔اس لئے جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں اطاعت خلافت کی ایسی روشن مثالیں موجود ہیں جو ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔مَیں نے اس مضمون پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہر خلیفہ اپنے مرشد اور خلیفہ کا سب سے بڑا مطیع ہوتا ہے۔اور شاید خدا تعالیٰ کو ان کا یہ وصف بھی پسند آتا ہے کہ وقت آنے پر وہ ان کے ہی ہاتھوں میں جماعت کی باگ ڈور تھما دیتا ہے۔آیئے مَیں یہ ایمان افروز واقعات آپ کو سناتا ہوں تا کہ ہم سب میں اطاعت خلافت کا جذبہ جوش زن ہو جائے۔

**۞......حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الاوّل) کا ایک یہ واقعہ ہے۔**ایک ہندو کی بیوی بٹالہ میں سخت بیمار تھی حضور کی اجازت سے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل) بٹالہ جانے لگے تو حضورؑ نے فرمایا کہ امید ہے آپ آج ہی واپس آ جائیں گے۔عرض کی بہت اچھا۔بٹالہ گئے، مریضہ کو دیکھا، واپسی کا ارادہ کیا مگر بارش اس قدر ہوئی کہ جل تھل ایک ہو گئے۔لوگوں نے کہا کہ راستہ خطرناک ہے، بارش بہت ہے آپ کو پیدل بھی چلنا پڑے گا، آپ کل چلے جائیں۔مگر اطاعت کے پیکر حضرت مولاناؓ نے فرمایا کہ نہیں میرے آقا کا ارشاد یہی ہے مجھے آج ہی قادیان پہنچنا ہے۔ یکّہ لیا، روانہ ہوئے راستے میں پیدل بھی چلنا پڑا، آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے مگر قادیان پہنچ گئے اور فجر کی نماز پہ حاضر ہو گئے۔حضورؑ نے دریافت فرمایا کہ ’’کیا مولوی صاحب آ گئے ہیں؟‘‘۔آپ نے آگے بڑھ کر عرض کی ’’حضور مَیں واپس آ گیا تھا‘‘۔یہ نہیں کہا کہ حکم کی تعمیل کی وجہ سے مجھے کتنی تکلیف اٹھانی پڑی اور میرے پاؤں زخمی ہو گئے بلکہ اپنی تکلیف کا اشارۃً بھی ذکر نہ کیا۔

(روزنامہ الفضل 24مئی 2006صفحہ8)

یہ آپ ہی تھے جن کے متعلق حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا: ’’وہ ہر امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جس طرح نبض حرکتِ قلب کی پیروی کرتی ہے‘‘۔(آئینہ کمالاتِ اسلام۔روحانی خزائن جلد 5 صفحہ586)

**۞......حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اطاعت خلافت کا سرٹیفیکیٹ تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بایں الفاظ عطا فرمایا:**

’’میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے..........مَیں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار ہے کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں‘‘۔(اخبار بدر 4جولائی1912صفحہ7)

حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ: ’’خلافت اولیٰ کے زمانہ میں مَیں نے دیکھا کہ جو ادب اور احترام اور جو اطاعت اور فرمانبرداری آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی کرتے تھے اس کا نمونہ کسی اور شخص میں نہیں پایا جاتا تھا۔آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خدمت میں جاتے تو آپ دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے۔ اور جتنا وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اسی طرح دوزانو ہی بیٹھے رہتے۔مَیں نے یہ بات کسی اور صاحب میں نہیں دیکھی۔ اسی طرح آپ ہر امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی پوری پوری فرمانبرداری کرتے۔کسی امر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ارشاد ہوتا تو آپ اس کی پوری پوری تعمیل کرتے۔‘‘

(الحکم28 دسمبر 1939ء صفحہ8)

حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ ہم نے سنا کہ صاحبزادہ صاحب بیٹ میں شکار کو آرہے ہیں ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔ کھانے کا وقت ہوا تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے جو کھانا ساتھ لائے ہوئے تھے، کھایا...... نماز ظہر کا وقت ہوا تو مقامی امام کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔اسی طرح عصر کے وقت بھی ہوا۔ وہاں لوگوں نے درخواست کی کہ ایک رات ہمارے پاس ٹھہریں مگر آپ نے جواب دیا کہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیحؓ سے ایک ہی دن کی اجازت لے کر آیا ہوں پھر کبھی آؤں گا تو رات ٹھہرنے کی اجازت لے کر آؤں گا۔لہٰذا پھر جب آئے تو اپنا وعدہ پورا کیا۔اس بات سے ہم نے خلیفہ کی اطاعت کا سبق سیکھا۔‘‘

(الفضل 5 نومبر 2007ء صفحہ 4)

**۞......حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بھی اسی وصف سے متصف تھے۔**1929ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جلسہ گاہ حضرت مصلح موعودؓ کی افتتاحی تقریر کے وقت ہی چھوٹی پڑ گئی۔اور حضورؓ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ جلسہ گاہ وسیع کیوں نہ بنائی گئی۔اس پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو خیال آیا کیوں نہ ہم آج رات ہی بھرپور وقار عمل کر کے پرانی جلسہ گاہ کی سیڑھیاں جن پر گیلیاں رکھی جاتی تھیں گرا کر نئی جگہ وسیع جلسہ گاہ بنا دیں تا کہ خلیفۂ وقت کی خواہش پوری کر سکیں۔آپ نے حضرت سید محمود اللہ صاحب کے ذریعہ یہ بات حضرت میر محمد اسحاقؓ افسر جلسہ سالانہ تک پہنچائی اور پھر فیصلہ ہوا کہ راتوں رات ہی یہ کام کیا جائے گا۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ایک کلاس فیلو مکرم چوہدری عبد الوہاب جہلمی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ’’سابقہ تعمیر شدہ جلسہ گاہ ہٹا دی گئی۔ مستری آ گئے۔ اینٹ اور گارا مستریوں کو دینا اور شہتیریاں رکھنا ہم طلباء کی ڈیوٹی تھی۔حضرت خلیفہ ثالثؒ اس وقت ایک جفاکش مزدور کی مانند تمام رات کام کرتے رہے۔حقیقت یہ ہے کہ میرے جیسے نکمے بھی حضور کو دیکھ کر چست ہو گئے۔ حضور کے دل میں حد سے زیادہ کام مکمل کرنے کا جذبہ اور تڑپ تھی۔ اینٹ اٹھانے میں اوّل۔ گارا پہنچانے میں آگے آگے۔شہتیریاں اٹھاتے وقت بے دریغ کندھا دینا اور ساتھ ہی ساتھیوں کا حوصلہ بڑھانا۔سردیوں کی سرد اور لمبی رات، تمام رات لگاتار کام کر کے آپ نے یہ ثابت کر دیا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ‘‘۔

(ماہنامہ مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر جون جولائی2008صفحہ56)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ خود اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ’’مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جس وقت جلسہ گاہ بڑی بنائی جا چکی تھی بس آخری شہتیری رکھی جا رہی تھی تو ہمارے کانوں میں صبح کی اذان کے پہلے اللہ اکبر کی آواز آئی۔ وہ آواز اب بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے........... جب حضرت مصلح موعودؓ تشریف لائے تو آپ جلسہ گاہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔‘‘

(ماہنامہ مصباح جون جولائی 2008ء صفحہ50)

**۞......حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔**آپ فرماتے ہیں کہ یہ ’’ان دنوں کی بات ہے جن دنوں بنگلہ دیش میں بہت ہنگامے ہو رہے تھے (اس وقت مشرقی بنگال کہلاتا تھا) مَیں کراچی میں تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک کام میرے سپرد کیا اور حکم دیا کہ فوری طور پر چلے جاؤ۔مَیں نے پتہ کروایا تو ساری سیٹیں بک تھیں...... (متعلقہ لوگوں نے۔ناقل) کہا سیٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ بیس مسافر انتظار کرنے والوں میں ہیں اگر کوئی سیٹ خالی ہوئی تو ہم ان کو دیں گے آپ کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔مَیں نے کہا اور کوئی جائے نہ جائے مَیں ضرور جاؤں گا کیونکہ مجھے حکم آ گیا ہے۔چنانچہ مَیں ایئرپورٹ چلا گیا وہاں لائن لگی ہوئی۔مسافر انتظار کر رہے ہیں۔کچھ دیر بعد لوگوں کو کہا گیا کہ جہاز چل پڑا ہے۔اس اعلان کے بعد سب لوگ چلے گئے کوئی چانس والا باقی نہ رہا۔مَیں وہاں کھڑا رہا۔مجھے یقین تھا کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مَیں نہ جاؤں۔ اچانک ڈیسک سے آواز آئی ایک مسافر کی جگہ رہ گئی ہے کوئی ہے جس کے پاس ٹکٹ ہو؟ مَیں نے کہا میرے پاس ٹکٹ ہے۔انہوں نے کہا دوڑو۔ جہاز ایک مسافر کا انتظار کر رہا ہے‘‘۔

(الفضل 25 ستمبر 1998ء صفحہ2)

**۞......ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس بھی اطاعت خلافت کا پیکر تھے۔**مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے کامل عشق تھا۔بحیثیت عہدیدار بھی جب کبھی حضورؒ کی طرف سے کوئی ارشاد آیا اس کو من وعن تسلیم کیا اور اس پر عمل بھی کیا...... کیونکہ آپ کو اطاعت کے معنی بخوبی معلوم تھے آپ تو عشق وفا کے کھیت کے باغبان تھے اور جانتے تھے جو خلیفۂ وقت نے فرما دیا وہی راستہ سیدھا ہے اور اسی میں برکت ہے۔

(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر۔ ستمبر اکتوبر 2008ء صفحہ25)

سیدہ محترمہ امتہ السبوح صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بیان فرماتی ہیں کہ آپ ہر معاملے میں حضورؒ کے ہر حکم کی پوری تعمیل کرتے اُنیس بیس کا فرق بھی نہ ہونے دیتے۔جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیمار ہوئے تو آپ نے منع فرمایا تھا کہ کسی کے آنے کی ضرورت نہیں لیکن طبیعت کمزور تھی اور فکر مندی والی حالت تھی، جماعت بھی پریشان اور فکرمند تھی۔انتہائی گرتی ہوئی صورت دیکھ کر میاں سیفی (مرزا سفیر احمد صاحب) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فون کر دیا اور صورتِ حال بتا کر کہا کہ اگر آپ آ جائیں تو اچھا ہے۔چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضور نے دریافت فرمایا کہ کیسے آئے ہو۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ کی طبیعت کی وجہ سے جماعت فکرمند ہے اس لئے پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔ تو حضورؒ نے فرمایا کہ حالات ایسے ہیں کہ فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہتر مَیں فوراً واپسی کی سیٹ بک کروا لیتا ہوں (اور جو پہلی فلائٹ آپ کو ملی اس پر واپس لوٹ گئے)۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیحؒ نے میاں سیفی سے پوچھا کہ اس (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) میں تو اتنی اطاعت ہے کہ یہ میرے کہے بغیر آ ہی نہیں سکتے یہ آیا کیسے؟ تب میاں سیفی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بتایا کہ ان کو تو مَیں نے فون پر آنے کو کہا تھا اس لئے آئے ہیں۔اس پر حضورؒ کو اطمینان ہوا کہ ان کی توقعات کے مطابق ان کے مجاہد بیٹے کی اطاعت اعلیٰ ترین معیار پر ہی تھی۔

(تشحیذ الاذہان ستمبر اکتوبر 2008 صفحہ20-21)


قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ
6214750
6214760
اقصیٰ روڈ
6212515
6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

۞......آیئے اب آپ کو حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا ایک ایمان افروز واقعہ سناؤں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ رقمطراز ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت اُمّ المومنینؓ نے مجھے کہا کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مَیں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک طالب علم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کے لئے بھیج دی۔ حضرت اُمّ المومنینؓ نے نہایت خوشدلی سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی اور اسے درست کر کے واپس بھیج دیا...... اس واقعہ میں حضرت اُمّ المومنینؓ کی سیرت پر نظر کرو کہ ایک نہایت گندی اور دریدہ رضائی کی مرمت آپ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے جانشین کے حکم کی تعمیل میں کر رہی ہیں۔ رضائے مولیٰ کے لئے یہ طلب اور تڑپ جس دل میں ہو اس کی عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ یہی تو وہ دل ہیں جو خدا تعالیٰ کا عرش ہوتے ہیں''۔ (سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ صفحہ 533-532)

حقیقت یہ ہے کہ اس خانوادہ نبوت کا ہر فرد اطاعت خلافت میں دوسروں پر سبقت رکھتا تھا۔ اس کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یوں فرمایا:۔

''مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔''

(بدر 4 جولائی 1912ء صفحہ 7)

ان خورشید مثال شخصیات سے روشنی پا کر تمام احمدیوں میں بھی اطاعت خلافت کا جذبہ ایسے گردش کرتا ہے جیسے رگوں میں لہو دوڑتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ایک سے بڑھ کر ایک واقعہ ہے جو 100 سالہ دور خلافت میں رونما ہوئے۔ جماعت احمدیہ میں اطاعت خلافت کا جذبہ شروع دن سے عنوان کی مانند نمایاں ہے بلکہ شعار قومی کی حیثیت رکھتا ہے میں وقت کی مناسبت سے صرف چند واقعات ہی پیش کروں گا۔

۞......حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ رئیس کھیوا باجوہ سیالکوٹ صحابی حضرت مسیح موعودؑ ایک مرتبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:

''مولوی صاحب (مَیں) نہیں سمجھتا کہ کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ تقریباً 65 سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا۔ باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے''۔

(الفضل قادیان 19/اپریل 1947ء)

۞......1923ء میں ملکانہ کے علاقے میں مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شدھی نے زور پکڑا۔ امت مسلمہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کا دل بے قرار ہوا اور آپ نے اسی سال 9 مارچ کو خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جانے اور تبلیغ کے ذریعے ان مرتدین کو واپس اسلام میں لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ آپ نے فرمایا:۔

''ہر ایک کو اپنا کام آپ کرنا ہوگا۔ اگر کھانا آپ پکانا پڑے گا تو پکائیں گے۔ اگر جنگل میں سونا پڑے گا تو سوئیں گے۔ جو اس محنت اور مشقت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں وہ آئیں۔ ان کو اپنی عزت، اپنے خیالات قربان کرنے پڑیں گے۔ ایسے لوگوں کی محنت باطل نہیں جائے گی۔ ننگے پیروں چلیں گے۔ جنگلوں میں سوئیں گے۔ خدا ان کی اس محنت کو جو اخلاص سے کی جائی گی ضائع نہیں کرے گا۔ اس طرح جنگلوں میں ننگے پیروں پھرنے سے ان کے پاؤں میں جو سختی پیدا ہو جائے گی وہ حشر کے دن جب پل صراط سے گزرنا ہوگا ان کے کام آئے گی۔ مرنے کے بعد ان کو جو مقام ملے گا وہ راحت اور آرام کا مقام ہوگا۔''

(الفضل 15 مارچ 1923ء صفحہ 6)

اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ، سرکاری ملازمین، اساتذہ، تجّار غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی ان علاقوں میں دعوت الی اللہ کرتے رہے اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھنے لگیں اور حضرت محمد ﷺ کے چرنوں میں در آئیں۔

ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی نے اگلے ہی روز جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹے مولوی ظل الرحمان اور مطیع الرحمان متعلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں مگر مَیں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو کل راجپوتانہ میں جا کر تبلیغ کرنے کے لئے وقف زندگی کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں۔ شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جو اُن کا بوڑھا باپ ہوں، تکلیف ہو گی۔ لیکن مَیں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکالیف اٹھانے میں ذرہ بھی غم یا رنج نہیں۔ مَیں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو اس پر میں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی اگر خدمت اسلام کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے اور ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی مَیں کوئی غم نہیں کروں گا............اس پر حضور نے اور احباب نے جزاک اللہ کہا۔ (الفضل 15 مارچ 1923ء صفحہ 11)

۞......جماعت احمدیہ کی مستورات بھی خلافت کی اطاعت میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہیں۔ تحریک شدھی کے دنوں ہی میں ایک احمدی خاتون نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کو لکھا کہ حضور مَیں صرف قرآن مجید جانتی ہوں اور تھوڑا سا اُردو۔ مَیں نے اپنے بیٹے سے سنا ہے کہ مسلمان مرتد ہو رہے ہیں اور حضور نے وہاں جانے کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے ابھی اگر حکم ہو تو فوراً تیار ہو جاؤں۔ بالکل دیر نہ کروں گی۔ خدا کی قسم اٹھا کر کہتی ہوں ہر تکلیف اٹھانے کو تیار ہوں۔

۞......ایک غریب عورت جس کا گزارا جماعتی وظیفہ پر تھا حضور کے سامنے حاضر ہو کر یوں گویا ہوئی: دیکھیں یہ سر کا جو دوپٹہ ہے یہ بھی جماعت کا ہے، یہ میرے کپڑے بھی جماعت کے وظیفے کے بنے ہوئے ہیں۔ میری جوتی بھی جماعت کی دی ہوئی ہے۔ کچھ بھی میرا نہیں، مَیں کیا پیش کرتی؟ حضور صرف دو روپے ہیں جو جماعت کے وظیفے سے ہی مَیں نے اپنے لئے اپنی کسی ضرورت کے لئے جمع کئے ہوئے تھے یہ مَیں پیش کرتی ہوں کہ کسی طرح اس شدھی کی تحریک کا رخ پلٹ جائے۔ (زهق الباطل صفحہ 140,141)

۞......حضرت مصلح موعودؓ نے 1944ء میں اشاعت اسلام کے لئے احباب جماعت کو اپنی جائیدادیں وقف کرنے کی تحریک فرمائی تو جماعت نے حسب روایت والہانہ اطاعت کا مظاہرہ کیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے 12 مارچ 1944ء کو فرمایا: ''ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر جمعہ کے دن دو بجے مَیں نے یہ اعلان کیا اور ابھی رات کے دس نہیں بجے تھے کہ چالیس لاکھ روپے سے زیادہ کی جائیدادیں انہوں نے میری آواز پر خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں جن میں پانچ سو سے زائد مربع زمین ہے اور ایک سو سے زیادہ مکان ہیں اور لاکھوں روپیہ کے وعدے ہیں''۔

(الفضل 18 فروری 1958 صفحہ 17)

۞......مکرم نذیر احمد سانول صاحب ضلع خانیوال کے ایک مخلص احمدی مکرم مہر مختار احمد آف باگڑ سرگانہ ناظم انصار اللہ ضلع کا یہ ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

1974ء کے حالات میں مخالفین نے آپ کا عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ آپ کے پُر جوش داعی اللہ ہونے کی وجہ سے برادری نے بھی سخت مخالفت کی اور مکمل بائیکاٹ کیا۔ آپ پہلے سے زیادہ اپنے ایمان میں پختہ ہو گئے اور اپنے دائرہ احباب میں وسعت پیدا کر لی۔ مخالفین نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور معاندانہ کارروائیاں بڑھا لیں۔ آپ نے بچوں کے حصول تعلیم اور پاکیزہ ماحول میں پرورش دینے کے لئے رقبہ فروخت کر کے ربوہ کے ماحول میں رقبہ ٹھیکہ پر لے کر فصل کاشت کر لی۔ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی اور بتایا کہ باگڑ سرگانہ سے زمین فروخت کر کے ربوہ کے جوار میں ٹھیکہ لے کر فصل کاشت کر لی ہے تو حضور انور نے اس فیصلہ کو ناپسند فرمایا کہ علاقے کو خالی نہیں چھوڑنا تھا۔ اس پر آپ نے فوراً تعمیل کی۔ مالک رقبہ سے ٹھیکے کی رقم واپس طلب کی۔ ان کے انکار پر آپ کھڑی فصل اور ٹھیکہ کی رقم لئے بغیر واپس اپنے وطن باگڑ سرگانہ آ گئے اور کوشش کر کے اپنی فروخت شدہ زمین مہنگے داموں خرید کی اور حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر لی ہے۔ اس پر حضور انورؒ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مہر صاحب حضور انور کے اس اظہار خوشی کو سنا کر بڑے محظوظ ہوا کرتے تھے۔

(الفضل 10 مئی 2010ء صفحہ 5)

۞......حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کون واقف نہیں اور بین الاقوامی سطح پر آپ کی خدمات مسلّمہ ہیں۔ آپ نے دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں، فقید المثال کامیابیاں حاصل کیں اور بام عروج تک پہنچے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے۔ آپ نے بے ساختہ جواب دیا:

"Because through all my life I was obedient to Khilafat"

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ مَیں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔

(الفضل 14 جون 2010 صفحہ نمبر 4)

۞......پاکستان کے ایک سابق وزیر اعظم سر فیروز خان نون کے رشتہ دار ملک صاحب خان نون مخلص احمدی تھے۔ کسی سبب سے اپنے دو بھائیوں یعنی سر فیروز خان اور میجر ملک سردار خان سے ناراض ہو گئے اور تعلقات منقطع کر لئے۔ سارے خاندان پر ملک صاحب خان کا رعب تھا۔ اس لئے ان سے تو کوئی بات نہ کر سکا۔ سر فیروز خان نون حضرت مصلح موعودؓ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری صلح کروائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ملک صاحب خان نون کو طلب کیا اور فرمایا ''اتنی رنجش اور ناراضگی بہت نامناسب ہے۔ آپ پہلے سر فیروز خان صاحب کے پاس جا کر معذرت کریں اور پھر اپنے چھوٹے بھائی میجر سردار خان صاحب سے معافی مانگیں اور پھر آج ہی مجھے رپورٹ دیں''۔

ملک صاحب خان صاحب نے ایک دوست کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے اس حکم سے میرے دل میں انقباض پیدا ہوا کہ حضور نے ناراضگی کی وجہ دریافت فرمائے بغیر چھوٹے بھائیوں کے سامنے مجھے جھکنے کا حکم دے دیا۔ تاہم میری مجال نہ تھی کہ تعمیل ارشاد میں تاخیر کرتا۔ چنانچہ پہلے سر فیروز خان صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ وہ بڑی محبت سے میری طرف لپکے اور زار و قطار روتے ہوئے کہنے لگے مَیں قربان جاؤں مرزا محمود پر جنہوں نے ہمارے خاندان پر یہ احسان عظیم کیا۔ جب مَیں نے ان سے معافی مانگی تو کہنے لگے کہ آپ میرے عزیز ترین بڑے بھائی ہیں آپ مجھے خدا کے لئے معاف کر دیں۔......پھر مَیں جلد ہی ان سے بمشکل اجازت لے کر میجر صاحب کے ہاں پہنچا۔ وہ بھی خوشی اور ممنونیت کے جذبات سے مغلوب تھے ان کے اصرار پر بھی وہاں نہ رکا کیونکہ حضور نے رپورٹ دینے کا حکم دے رکھا تھا۔ چنانچہ سیدھا حضور کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا سنایا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: آپ کے لئے میرا یہ حکم دلپسند تو شاید نہ ہوا ہوگا کہ کسی قسم کی تحقیقات کرنے یا ناراضگی کی وجوہ معلوم کرنے کے بغیر ہی آپ کو حکم دے دیا کہ جاؤ اپنے سے عمر میں چھوٹے بھائیوں سے معافی مانگو۔ وجہ یہ تھی کہ آپ نے میری بیعت کی ہوئی ہے۔ سر فیروز خان اور میجر سردار خان کے ساتھ تو میرے معاشرتی تعلقات ہی ہیں۔ وہ میرے حکم کے پابند تو نہیں، مگر آپ پابند ہیں۔ پھر حدیث ہے کہ جو اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منانے میں پہل کرے گا وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا۔ یہ استعارہ کا کلام ہے مگر بہر حال اس حدیث کی رو سے آپ ایک ہزار سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ پھر سوچ لیں کہ یہ کس قدر فائدہ اور منافع کا سودا ہوا۔ (ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون جولائی

2008صفحہ264,265)

۞......مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے جو الفضل میں ابن کریم کے نام سے لکھتے ہیں۔ ایک واقعہ یوں تحریر کیا ہے: ”ہمارے محلّہ میں ایک متمول اور مخلص خاندان رہتا ہے۔مَیں نے انہیں ایک دن بے تکلفی میں یہ کہا کہ یہ جو آپ کے خاندان کو طرح کی طرح برکتیں اور نعمتیں میسر ہیں میرے خیال میں اس کے پیچھے مسجد کی تعمیر کا اجر شامل ہے۔انہوں نے کہا اس بات میں تو کوئی شک نہیں لیکن ان فضلوں کے پیچھے ایک اور بھی اہم بات ہے اور وہ خلیفۂ وقت کے حکم کی تابعداری اور نظام جماعت سے وابستگی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔ کہنے لگے خلافتِ ثالثہ کے ایام کی بات ہے کہ ہم لوگ دارالرحمت میں رہا کرتے تھے۔ ہمارا اپنے رشتہ دار کے ساتھ مکان کا تنازعہ چل رہا تھا جب معاملہ طول پکڑ گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ہمارے والد صاحب کو پیغام بھجوایا کہ مَیں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ یہ مکان فوراً خالی کر دیں۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے خلیفۂ وقت کا حکم سنتے ہی فوری طور پر مکان خالی کر دیا۔سب بچوں اور سامان کو لے کر اس گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ بظاہر کوئی منزل تھی نہ ٹھکانہ۔ آپ کی نظر ایک ایسے ویران سے گھر پر پڑی جس کے دروازے چوپٹ کھلے تھے۔ چنانچہ آپ نے چاروناچار سامان وہاں رکھ دیا۔اس مکان کی مالکن کو جب پتہ چلا تو اس نے آکر ہمارے والد صاحب سے جھگڑنا شروع کر دیا کہ آپ میرے مکان میں بغیر اجازت کیوں داخل ہوئے۔میرے والد صاحب نے اسے ساری تفصیل بتائی اور کہا کہ اس کا محرک یہ ہے کہ امام وقت کا حکم آیا تھا کہ فوراً مکان خالی کر دو اس لئے مَیں حضور کا حکم سنتے ہی بیوی بچوں اور سامان کو لے کر گھر سے نکل کھڑا ہوا یہ خالی مکان دیکھ کر یہاں تھوڑی دیر کے لئے رکے ہیں آپ فکر نہ کریں ہم آپ کو کرایہ دیا کریں گے اور جلد ہمارا کوئی بندو بست ہو جائے گا۔جب یہ حقیقت اس خاتون پر ظاہر ہوئی تو اس نے مکان خوشی سے دینے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ چند ماہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی شفقت سے دارالعلوم غربی میں پلاٹ الاٹ ہو گیا۔تو حقیقت میں ان ساری نعماء اور خوشحالی کے پیچھے امام وقت کے حکم کی اطاعت اور تعمیل کی برکتیں ہیں جس دن بظاہر ہم نے کسمپرسی کی حالت میں مکان کو خیرآباد کہا تھا دراصل وہی دن ہماری خوش بختی اور ترقی کا زینہ بن گیا تھا۔آج ہم سب بہن بھائی اپنی اپنی جگہ خوشحال ہیں ہمارے بہن بھائی غیر ممالک میں مقیم ہیں۔میرے والدین جرمنی میں مقیم ہیں۔“ (الفضل 11اگست2007ء)

۞......جب انتخاب خلافت خامسہ لندن میں ہوا تو انتخاب کے فوراً بعد وہاں موجود ہزاروں احمدیوں نے اطاعت خلافت کا ایک غیر معمولی نمونہ دکھایا جس کو ایم ٹی اے کے ذریعہ پوری دنیا میں دیکھا گیا۔اس کا احوال بیان کرتے ہوئے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن لکھتے ہیں:۔

”سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب لوگوں کو مسجد میں کھڑے دیکھا تو فرمایا بیٹھ جائیں ۔مسجد میں احباب کا ہجوم تھا۔حضور انور ایدہ اللہ کی آواز جذبات سے مغلوب تھی اور مائیک بھی حضور انور ایدہ اللہ سے کچھ فاصلہ پر تھا۔اس لئے قریبی احباب نے تو یہ آواز سن لی اور فوری تعمیل کی۔ مَیں قریب ہی مائیک کے عین سامنے کھڑا تھا۔ مجھے اچانک خیال آیا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے فرمائے ہوئے الفاظ اور یہ پہلا ارشاد تو فوراً سب احباب تک پہنچنا لازم ہے۔چنانچہ ایک جذبہ کے زیر اثر مَیں نے مائیک پر اعلان کر دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سب احباب بیٹھ جائیں۔مسجد فضل کے سامنے کا حصہ احاطہ مسجد اور قریبی علاقہ اس وقت دس گیارہ ہزار احمدیوں سے بھرا پڑا تھا جو اس وقت بڑے جذبہ فدائیت کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر کے نئے منتخب ہونے والے خلیفہ کے رخ انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے آگے سے آگے آنے کی کوشش میں تھے۔لیکن جونہی حضور انور ایدہ اللہ کا یہ ارشاد ان کے کانوں تک پہنچا ان سب کے قدم فوراً اسی جگہ رک گئے اور دس ہزار سے زائد کا مجمع اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا جس طرح تیز ہوا کے چلنے سے گندم کے خوشے زمین پر بچھ جاتے ہیں۔ یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز تھا۔خلیفۂ وقت کے ارشاد پر فوری تعمیل کے اس والہانہ انداز نے قرون اولیٰ میں اور ہمارے اس دور آخرین میں صحابہ کرام کے نمونوں کو تازہ کر دیا۔اطاعت اور فدائیت کا یہ عظیم نمونہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ محفوظ رہے گا۔“(تشحیذ الاذہان سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر صفحہ95,96)

اپنے امام کے اشارے پر اٹھنا اور اشارے پر بیٹھنا ہمیشہ سے ہمارا طرہ امتیاز رہا ہے۔جس کا اقرار ہمارے دشمن بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد سعادت میں شدید معاند احمدیت مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار نے لکھا:۔

”احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے ......مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے......مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارہ پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے۔“

(ایک خوفناک سازش مولوی مظہر علی اظہر صفحہ 195بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نمبر6صفحہ513طبع جدید)

اپنی اس فرمانبردار جماعت پر بجا طور پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے12 مارچ 1944ءکو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

”خدا نے کیسے کام کرنے والے وجود مجھے دیئے ہیں۔خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مَیں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔مَیں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔مَیں انہیں جلتے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو مَیں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمی کو مَیں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔“

(الفضل 18فروری1958ء صفحہ17)

28مئی 2010ء کو لاہور میں بھی چھیاسی احباب جماعت نے اپنے ربّ سے وفا کا عہد نبھاتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔تب ہمارے امام ہمام نے صبر اور دعاؤں کی تلقین کی تو دنیا کے 195 ممالک میں پھیلے ہوئے لکھوکھہا احمدیوں نے اطاعت کا نمونہ دکھایا۔کوئی جلوس نہیں نکلا۔ایک شیشہ تک نہیں ٹوٹا، ٹائر نہیں جلائے، ٹریفک بلاک نہیں کی اور کسی سے انتقام نہیں لیا۔ہاں جماعت احمدیہ مسلمہ اپنے ربّ رحیم کے آگے جھک گئی اور اپنے چاک گریبان اپنے مولا کے حضور پیش کئے اور عرض کیا:

قوم کے ظلم سے تنگ آ کر میرے پیارے آج
شور محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے

خدا کرے کہ یہ نالے عرشِ الٰہی پہ رسا ہوں۔ یہ اشک اور آہ کی سپاہیں دشمنوں کی صفوں کو تتّر بتّر کر دیں اور ہم احمدیوں پر ابر رحمت بن کر برسیں۔ہم ہمیشہ کی طرح اپنے امام کے مطیع اور فرمانبردار رہیں۔آپ جان مانگیں تو جان وار دیں ۔مال کا تقاضا ہو تو مال حاضر کر دیں۔وقت اور عزت کی قربانی کا مطالبہ ہو تو وہ پیش کر دیں۔اسی طرح دنیا کو اسلام کی سچی تصویر پیش کرتے رہیں تا کہ وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر آج امن اور آشتی کا جھنڈا ہے تو وہ صرف خدا کی طرف سے قائم خلافت احمدیہ کا جھنڈا ہے۔آیئے اپنے امام کی اطاعت کا عہد پھر سے تازہ کریں۔اپنے پیارے امام کو اپنے دلوں میں بسا لیں۔ دماغ ہمارے ہوں، حکمرانی آپ کی ہو۔ زبانیں ہماری ہوں، ترجمانی آپ کی ہو۔اور دل ہمارے ہوں راجدھانی آپ کی ہو۔

اے شہسوار حسن! یہ دل ہے یہ میرا دل
یہ تیری سرزمیں ہے، قدم ناز سے اٹھا

---

# جماعت احمدیہ بوسنیا کی سرائیوو انٹرنیشنل بک فیئر میں شرکت

## مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کی نمائش۔

## کثیر تعداد میں مفت لٹریچر کی تقسیم۔ پانچ ہزار سے زائد افراد تک بالمشافہ جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ بوسنیا کے قومی ٹی وی پر جماعت کے تعارف کی خبر کی اشاعت

(رپورٹ :وسیم احمد سروعہ ۔ مبلغ سلسلہ بوسنیا)

الحمدللہ ! امسال جماعت احمدیہ بوسنیا کو پہلی بار سرائیوو کے انٹرنیشنل بُک فیئر میں شرکت کی توفیق ملی۔یہ بک فیئر 20 تا25 اپریل 2011ءکو دارالحکومت سرائیوو (Sarajevo) میں سکندریہ (Skenderiya) کے مقام پر منعقد ہوا۔اس میں بوسنیا کے علاوہ ترکی، جرمنی، سربیا، کریشیا اور بعض دیگر ممالک کی نمائندگی بھی ہوتی ہے۔

جماعتی اسٹال کی تزئین اور نمائش کے لئے پانچ عدد دیدہ زیب بینرز اسٹال کے اطراف چسپاں کئے گئے جن میں بوسنین زبان میں شائع شدہ قرآن مجید کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘۔اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Islam's Response to the contemporary issues کے ٹائٹل پیج مع مختصر تعارف کے درج تھے۔

جماعت کے اسٹال میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کے علاوہ اکثر کتب ولٹریچر بوسنین زبان میں تھا جو جماعت احمدیہ بوسنیا نے شائع کیا ہے۔اسی طرح جرمن، انگریزی، ترکی اور عربی زبان میں کتب ومفت لٹریچر بھی مہیا کیا گیا تھا۔ 150 عناوین پر مشتمل مختلف زبانوں کی کتب ہمارے اسٹال پر موجود تھیں۔اسٹال کے ایک حصہ میں مختلف زبانوں کا لٹریچر مفت تقسیم کے لئے رکھا گیا تھا۔اس لٹریچر میں ایک بڑی تعداد بوسنین زبان پر مشتمل لٹریچر کی تھی جس میں جماعتی تعارف وعقائد کے علاوہ مختلف عناوین پر لٹریچر موجود تھا۔اسی طرح ایک بھاری تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

اس بک فیئر کے دوران تین ہزار سے زائد تعداد میں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا جبکہ ایک معقول تعداد میں لٹریچر فروخت بھی کیا گیا۔نمائش کے دوران ہمیں پانچ ہزار سے زائد افراد تک بالمشافہ جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

بوسنیا میں جماعت کے خلاف دیگر ممالک کی طرح شروع سے ہی مخالفت ہے اور عوام الناس اصل حقیقت سے بے خبر ہیں۔ ایک تعداد تعلیم یافتہ قارئین کی ایسی تھی جنہوں نے خود آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں معلومات حاصل کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اس بات کے اظہار کے ساتھ حاصل کیں کہ ہم نے صرف مخالفین کی باتیں سنی ہیں حضرت مرزا صاحب کی کسی تحریر کا ہم نے مطالعہ نہیں کیا۔اس لئے ہمیں ان کی تحریر دیں تا کہ ہم خود موازنہ کر سکیں اور مستقبل میں رابطے کے لئے اپنا پتہ بھی شوق سے نوٹ کرواتے رہے۔

دوران نمائش بہت سارے حکومتی عہدیداروں اور دانشوروں کو جماعتی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔اسی طرح دوران نمائش مختلف اخبارات اور ٹی وی کے نمائندوں نے بھی اسٹال کا وزٹ کیا۔ بوسنیا کے قومی ٹی وی میں نمائش کے حوالے سے جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل خبر بھی نشر ہوئی اور اس طریق پر بھی ایک بھاری تعداد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

نمائش کے دوران انتظامیہ کی طرف سے تقریب تعارف کتب کا بھی انتظام تھا اور جماعت کو بھی اس تقریب میں حصہ لینے کا موقع ملا جس میں بوسنین زبان میں ترجمہ شدہ قرآن کریم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور Islam;s Response کا تعارف کروایا گیا۔

اس پانچ روزہ پروگرام میں لجنہ اور خدام نے باری باری ڈیوٹیاں بھی دیں اور شروع سے آخر تک اس پروگرام میں مکمل جذبہ وجوش سے شامل ہوتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ہماری اس حقیر کوشش اور مساعی کو قبول فرماتے ہوئے اس کے اعلیٰ نتائج جماعت کے حق میں ظاہر فرمائے۔آمین

۞۞۞۞۞۞

بقیہ: خلافت احمدیہ اور ہمارے فرائض
از صفحہ نمبر 2

**ان کو خلافت کی وجہ سے تمکنت عطا ہوگی اور پھر یہ بات انہیں مزید عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہوگی۔**

اور پھر اگلی آیت جو اس آیت استخلاف کے بعد آتی ہے، اس کے شروع میں ہی فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ (النور: 57) کہ **عبادت کے لئے بنیادی چیز اور شریک نہ ٹھہرانے کے لئے پہلا قدم ہی نماز کا قیام ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے؟ باجماعت نماز پڑھنا، سنوار کر نماز پڑھنا اور وقت پر نماز پڑھنا۔ نماز کے مقابلے میں ہر دوسری چیز کو ہیچ سمجھنا، کوئی حیثیت نہ دینا۔** پس ان دنوں میں تمام آنے والے مہمان، تمام جلسے میں شامل ہونے والے لوگ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دیں اور پھر صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ ان دنوں میں یہ دعا بھی خاص طور پر کریں اور کوشش کریں کہ ان دنوں کی نماز کی عادت ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بن جائے تا اس نعمت سے حصہ لیتے رہیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اور جو انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے تمکنت کا باعث بنے گی اور جماعتی طور پر بھی تمکنت کا باعث بنے گی اگر ہماری عبادتیں زندہ رہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ان دنوں میں خاص طور پر کریں کہ یہی ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے‘‘۔ فرمایا: ’’ ایمان کی جڑ بھی نماز ہی ہے‘‘۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُم یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْض کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ تو ہر احمدی کو اس انعام سے فیض پانے کے لئے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے اس جڑ کو پکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بلکہ اس کی جڑیں ہمیں اپنے دل میں اس طرح لگانی ہوں گی کہ جو چاہے گزر جائے لیکن اس جڑ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ کسی بھی حالت میں اس جڑ کو نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ اس کو نقصان پہنچنا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور ایمان میں کمزوری جو پیدا ہوگئی تو خلافت سے تعلق بھی کمزور ہوگا۔ پس ان دنوں میں جب آپ خاص دنوں میں جمع ہوئے ہیں تو اپنی نمازوں کی حفاظت کریں **تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نمازیں پھر ہماری حفاظت کریں۔** ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے اس کے نام کے ہمیشہ وارث بنتے رہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے کیا ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2008ء بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن۔ برطانیہ)

## نظام خلافت کی حفاظت کے بارہ میں چند نصائح

نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے ہمیشہ تیار رہنا اور اِس عظیم الشان نعمت کے وقار کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہر احمدی کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ جہاں عہدیداران کے فرائض ہیں وہاں ہر احمدی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اِس خدائی نظام کی حفاظت اور اس کے احترام کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینے اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرنے کی نصیحت کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ نے عہدیداران اور دیگر افراد جماعت کو اپنا مقام سمجھنے سے متعلق درج ذیل نصیحت فرمائی:

’’ یاد رکھیں جہاں محبت کرنے والے دل ہوتے ہیں وہاں فتنہ پیدا کرنے والے شیطان بھی ہوتے ہیں جو اس تعلق کو توڑنے یا اس تعلق میں رخنے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں سے بھی آپ کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ اپنے ماحول پر نظر رکھنی ہے۔ کہیں سے بھی کوئی ایسی بات سنیں جو جماعتی وقار یا خلافت کے احترام کے خلاف ہو تو فوری طور پر عہدیداران کو بتائیں، امیر صاحب کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ کیونکہ بعض دفعہ بظاہر بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن اندر ہی اندر پکتی رہتی ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع کو خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ عہدیداران بھی اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ جب ایسی باتیں سنیں تو سن کر سرسری طور پر دیکھنے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کریں، یا کم از کم نظر رکھا کریں۔ ایک دفعہ اگر سنی ہے تو ذہن میں رکھیں اور اگر دوبارہ سنیں تو بہرحال اس پر توجہ دینی چاہئے۔ امیر صاحب کو بتائیں پھر مجھے بھی بتائیں اسی واسطے سے، بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ چھوٹی سی بات لگ رہی ہوتی ہے اس لئے کہ ہر ایک کو اس کے پس منظر کا، بیک گراؤنڈ کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس کی جڑیں کسی اور جگہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کسی فتنے کو کبھی چھوٹا نہ سمجھیں، اگر کوئی ایسی بات ہے جو وقتی ہے، آپ کے نزدیک سطحی سی بات ہے، اور غصے میں کسی نے کہہ دی ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور اِن وقتی شکایتوں اور شکووں کو دُور کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ اور عہدیداروں کی طرف سے بھی کی جانی چاہئے۔

عہدیداروں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور ایسی باتیں سننی چاہئیں تا کہ توجہ نہ دینا فرد جماعت اور عہدیداروں میں دوری پیدا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا جب بھی کسی بات کا مجلسوں میں ذکر ہو رہا ہے اور پھر شرارت پھیلانے کی غرض سے ذکر ہو رہا ہے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ بہرحال ہر صورت میں جب بھی آپ کوئی ایسی بات سنیں جس میں ذرا سی بھی نظام کے خلاف کسی بھی قسم کی بو آتی ہو تو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس لئے یہاں سمیت تمام دنیا کے عہدیداران بھی اور امراء بھی جہاں جہاں بھی ہیں، ان سے مَیں کہوں گا کہ اپنے آپ کو ایک حصار میں، ایک شیل (Shell) میں بند کر کے یا محصور کر کے نہ رکھیں، جہاں صرف ایسے لوگ آپ کے اردگرد ہوں جو ’سب ٹھیک ہے‘ کی رپورٹ دینے والے ہوں۔ بلکہ ہر ایک احمدی کی ہر **متعلقہ امیر اور عہدیدار تک پہنچ ہونی چاہئے تا کہ ہر طبقے اور ہر قسم کے لوگوں سے آپ کا براہ راست تعلق ہو۔** بعض دفعہ، بعض نوجوان بھی ایسی معلومات دیتے ہیں اور ایسی عقل کی بات کہہ دیتے ہیں جو بڑی عمر کے لوگ یا تجربہ کار لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی۔ اس لئے کبھی بھی، کسی بھی نوجوان کی یا کم پڑھے لکھے کی بات کو تخفیف یا کم نظر سے نہ دیکھیں۔ وقعت نہ دیتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہئے بلکہ ہر بات کو توجہ دینی چاہئے۔ پھر بعض دفعہ نوجوانوں کے ذہنوں میں بعض سوال اٹھتے ہیں اور اس معاشرے میں اور آج کل کے نوجوانوں کے ذہن میں بھی باتیں اُٹھتی رہتی ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟ اور ایسا کیوں نہیں ہے؟۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کو بھی، لجنہ اماء اللہ کو بھی اور جماعتی عہدیداران کو بھی ایسے نوجوانوں کی تسلی کرانی چاہئے، ان کو تسلی بخش جواب دینے چاہئیں تا کہ کسی فتنہ پرداز کو ان کو استعمال کرنے کا موقع نہ ملے۔ ......

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو نیک اعمال بھی بجا لانے والے ہوں۔ **پس خلافت سے تعلق مشروط ہے نیک اعمال کے ساتھ۔ خلافت احمدیہ نے تو انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن نظام خلافت سے تعلق انہیں لوگوں کا ہوگا جو تقویٰ پر چلنے والے اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں گے۔ اگر جائزہ لیں تو آپ کو نظر آ جائے گا کہ جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگی نہیں ہے، ان کا نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہیں ان کا خلافت اور نظام سے تعلق بھی زیادہ ہے۔ اور جن گھروں میں نمازوں میں بے قاعدگیاں ہیں، جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے میں وہ شدت نہیں ہے، احمدی ہونے کے باوجود نظام جماعت کا احترام نہیں ہے، لوگوں کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے وہی لوگ ہیں جن کے گھروں میں بیٹھ کر خلیفۂ وقت کے بارہ میں بعض منفی تبصرے بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔** تو اپنے آپ کو نظام جماعت اور جماعتی عہدیداران سے بالا بھی وہاں سمجھا جا رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ تبصرے شروع کرتے ہیں عہدیداروں سے اور بات پہنچتی ہے خلیفۂ وقت تک۔ جب نظام جماعت کی طرف سے ان کے خلاف کوئی فیصلہ آتا ہے تو اس پر بجائے استغفار کرنے کے اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ نظام جماعت میں تو خلافت کی وجہ سے یہ سہولت میسّر ہے کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ کوئی فیصلہ کسی فریق کی طرفداری میں کیا گیا ہے تو خلیفۂ وقت کے پاس معاملہ لایا جا سکتا ہے۔ اگر پھر بھی بعض شواہد یا کسی کی چرب زبانی کی وجہ سے فیصلہ کسی کے خلاف ہوتا ہے تو اس کو تسلیم کر لینا چاہئے اور بلاوجہ نظام پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اعتراض تو بڑھتے بڑھتے بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں۔ ایسے موقعوں پر اس حدیث کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے، پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے میرے سے فیصلہ اپنے حق میں کروا لیتا ہے حالانکہ وہ حق پہ نہیں ہوتا تو وہ آگ کا گولہ اپنے پیٹ میں ڈال رہا ہوتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے وہ اپنے پر جہنم واجب کر رہا ہوتا ہے اور کوئی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس فعل کی وجہ سے اس دنیا میں بھی اذیت میں مبتلا رکھے۔ اس کو کئی قسم کے صدمات پہنچ رہے ہوں مختلف طریقوں سے۔ مختلف وجوہات سے وہ مشکلات میں گرفتار ہو جائے۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں پہلے عہدیداران سے بھی کہہ آیا ہوں کہ انہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں۔

لیکن فریقین سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ بھی حسن ظنی رکھیں اور اگر فیصلے خلاف ہو جاتے ہیں تو معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ اور جیسا کہ حدیث میں آیا ہے دوسرے فریق کو آگ کا گولہ پیٹ میں بھرنے دیں۔ اور لڑائیوں کو طول دینے اور نظام جماعت سے متعلق جگہ جگہ باتیں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم پر عمل کریں کہ سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سب میں یہ حوصلہ پیدا فرمائے اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا بن جائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم/جولائی 2005ء بمقام انٹرنیشنل سنٹر ٹورانٹو۔ کینیڈا)

## ایک اہم قرآنی دعا

ایمان کی حفاظت اور خلافت کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعا اور عمل صالح دونوں ہی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان دونوں امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران: 9) اے ہمارے ربّ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

......**پس یہ خوبصورت دعا ہمیشہ ہر احمدی کا روزمرہ کا معمول ہونا چاہئے** اور اگر حقیقی رنگ میں یہ ہمارا معمول ہوگی تو ہم اپنی کمزوریوں پر نظر رکھنے میں بھی شعوری کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں کی طرف بھی دیکھنے والے ہوں گے۔ اپنی عبادتوں اور نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور نتیجۃً نمازیں بھی ہماری حفاظت کر رہی ہوں گی۔ ایسے اعمال بجا لانے کی کوشش کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اعمال ہیں کیونکہ یہی اعمال ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں، ہدایت پر قائم رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَھْدِیْھِمْ رَبُّھُمْ بِاِیْمَانِھِمْ (یونس: 10) یعنی یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اور مناسب حال عمل کئے انہیں ان کا ربّ ان کے ایمان کی وجہ سے ہدایت دے گا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال ہدایت کا راستہ دکھانے کا باعث بنتے ہیں تو ایک مومن جب رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا کی دعا پڑھے گا تو اس کی برکات سے فیض پانے کے لئے، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے، ہر کجی اور ٹیڑھے پن سے بچنے کے لئے، دعا کے ساتھ اپنے عمل بھی اسی طرح ڈھالنے کی کوشش کرے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اپنے ایمان کو بچانے کے لئے جو دعائیں ہم کرتے ہیں، تبھی قبولیت کا درجہ پائیں گی جب اس کے لئے ہم اپنی عبادتوں میں بھی تسلسل رکھیں گے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی بھی کوشش کریں گے۔ نظام جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں کو اپنے ایمان پر ترجیح نہیں دیں گے۔ کسی جماعتی کارکن کے ساتھ معمولی ذاتی رنجشوں کی وجہ سے نظام جماعت کو اعتراض کا نشانہ نہیں بنائیں گے۔ پس جب انسان یہ دُعا کرتا ہے تو ہر وقت ایک کوشش کے ساتھ راستے کی ٹھوکروں سے بچنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ ایک توجہ کے ساتھ یہ کوشش کرنی ہوگی۔ اگر کسی کے خلاف اس کے اپنے خیال میں جماعتی طور پر کوئی غلط فیصلہ بھی ہوا ہے تو جہاں تک اپیل کا حق ہے اسے استعمال کرنے کا ہر ایک کو حق ہے، اسے استعمال کر کے پھر معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے بجائے اس کے کہ پورے نظام پر بدظنی کرے۔ دنیاوی نقصان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان سمجھ کر برداشت کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ اگر شکوے پیدا ہونے شروع ہوں تو پھر یہ بڑھتے بڑھتے جماعت سے دُور لے جاتے ہیں، خلافت سے بھی بدظنیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی کہ ایک تو کبھی ایسا موقع ہی پیدا نہ ہو کہ ہمارے دل میں کبھی نظام جماعت کے خلاف مَیل آئے۔ ہمارے اعمال ہی ایسے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی منشاء اور حکموں کے مطابق ہوں اور نظام کو ہمارے سے کبھی شکایت پیدا نہ ہو۔ اور اگر کبھی کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جو ہماری کسی بشری کمزوری کی وجہ سے کسی امتحان میں ڈال دے تو کبھی ایسا نتیجہ نہ نکلے جس سے ہمارے ایمان کو ٹھوکر لگے اور نظام جماعت یا نظام خلافت کے بارے میں کبھی بدظنیاں پیدا ہوں اور یہ سب کچھ نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21/نومبر 2008ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:


AL-FAZL DIGEST,    22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com


''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## برکاتِ خلافت

ماہنامہ ''النور'' امریکہ۔ مئی 2009ء میں مکرم مظفر احمد درّانی صاحب مربی سلسلہ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون میں برکات خلافت کے حوالہ سے قبولیت دعا کے ضمن میں آپ یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیان کیا کہ آپ کراچی میں بطور مربی تعینات تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک صاحب کو آپ کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھجوایا کہ ان صاحب کو حج پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ ان دنوں حج پر جانے کے لئے بحری جہاز کے ذریعہ سفر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ متعلقہ دفتر میں حاضر ہوئے۔ اپنا مدعا بیان کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ بحری جہاز کی تمام سیٹیں بک ہوچکی ہیں بلکہ بیس مسافر چانس پر بھی بکنگ کرواچکے ہیں۔ اس لئے درخواست دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مکرم مولانا صاحب نے متعلقہ افسر سے درخواست کی کہ جیسے آپ پہلے بیس زائد درخواستیں لے چکے ہیں ایسے ہی ایک اور درخواست لے لیں۔ آپ کے اصرار پر جب آپ کے ساتھی کی حج پر جانے کی درخواست جمع ہوچکی تو آپ نے متعلقہ افسر کو بتایا کہ اس سال کوئی اَور فرد حج پر جائے یا نہ جائے مگر یہ شخص ضرور حج پر جائے گا۔ کیونکہ اس کو حج پر بھجوانے کے لئے خلیفۂ وقت نے بھجوایا ہے۔ اگر آپ اس کو حج پر بھجوانے میں مدد دیں گے تو خدا آپ کو بھی برکتوں سے نوازے گا۔ پھر روانگی کے دن آپ کو فون آیا کہ بحری جہاز روانہ ہونے میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔ ایک مسافر اچانک بیماری کے باعث سفر نہیں کرسکتا۔ چانس پر ٹکٹیں لینے والے دیگر لوگ دُور ہیں اس لئے آپ کے لئے موقع ہے اگر ایک گھنٹے کے اندر آپ اپنے ساتھی کو بندرگاہ پر لے آئیں تو وہ حج پر جاسکتا ہے۔ آپ تو پہلے ہی اس یقین کے ساتھ تیار بیٹھے تھے کہ خلیفۂ وقت کا بھجوایا ہوا شخص ضرور حج پر جائے گا۔ چنانچہ آپ نے موصوف کو فوراً بندرگاہ پہنچایا جو خلیفۂ وقت کی توجہ اور دعا کی وجہ سے حج کے لئے روانہ ہوگئے۔ جو کہ بظاہر ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

## خلافت خامسہ کا جاری فیضان

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا مئی و جون 2009ء میں مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مبلغ سلسلہ کے قلم سے خلافت خامسہ میں برکات الٰہیہ کے جاری فیضان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے، مَیں اُس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا، ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد ﷺ کی اس ہدایت کو پورا کرے کہ خلافت احمدیہ ہمیشہ قائم رہے پس چونکہ وہ قرآن اور محمد ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس لئے اس کو ڈرنا نہیں چاہئے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس وجود کو خلعت خلافت پہنانی ہوتی ہے اس کی اطلاع بہت سے لوگوں کو قبل از وقت دیدیتا ہے اور اُن کے دلوں کو پہلے سے تیار کرکے تقویت ایمان عطا کرتا ہے، خلافت خامسہ کے انتخاب سے قبل بھی ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ مکرم شریف عودہ صاحب امیر جماعت فلسطین بیان کرتے ہیں کہ مئی 2002ء میں مَیں نے ایک فلسطینی دوست سے کہا کہ امسال آپ بھی جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں استخارہ کرکے بتاؤں گا۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لندن گیا ہوں اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہوئی ہے لیکن حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے نہیں بلکہ کوئی اَور خلیفہ ہیں اور اس دوست نے اُس خلیفہ کا حلیہ بیان کرنا شروع کردیا کہ اُن کی داڑھی چھوٹی ہے۔ ان کی آنکھیں اس طرح کی ہیں وغیرہ۔ میں نے کہا کہ میں نہیں سننا چاہتا لیکن مجھے سمجھ آگئی کہ شاید حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

جب اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے خاکسار کو فون کے ذریعے انتخاب خلافت کمیٹی کا ممبر ہونے کی اطلاع دی تو اس اہم ذمہ داری کے احساس سے مَیں پریشان ہوگیا۔ بہت دعائیں کیں اور کروائیں۔ جب لندن پہنچے اور انتخاب کے لئے مسجد میں داخل ہونے کی غرض سے قطار بنا کر کھڑے تھے تو میں نے دیکھا کہ جس شخصیت کو خلیفہ بننے کے لئے مَیں ووٹ دینا چاہتا تھا وہ شخصیت میرے پیچھے کھڑی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس شخصیت کو میں خلیفہ بننے کے لئے ووٹ دینا چاہتا ہوں یہ نامناسب لگتا ہے کہ میں اس کے آگے کھڑا ہوں لہٰذا میں اس قطار سے نکل کر آخر پر آگیا۔ پھر دو آدمی اَور آئے۔ ایک چوہدری حمیداللہ صاحب تھے دوسری شخصیت کو میں نہیں جانتا تھا لیکن ایک برقی چمک کی سی تیزی سے وہ شخصیت مرے دل میں اُتر گئی۔ اور میں سوچنے لگا کہ یہ آخر میں کون ہیں؟ اور اس سوچ میں مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں شاید مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہی مرجاؤں گا۔

دوران اجلاس مرزا مسرور احمد صاحب کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن کی صورت میرے دل میں اُتر چکی ہے۔ لہٰذا وقت انتخاب میں نے انہی کو ووٹ دینے کو ہاتھ کھڑا کیا۔ یوں غم کی کیفیت جاتی رہی اور ایسی خوشی نصیب ہوئی کہ مجھے زندگی میں ایسی خوشی نہیں ملی۔ واپسی کے وقت اُس دوست سے ملاقات ہوئی جن کے گھر MTA نہیں تھا اور انہوں نے ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر نہیں دیکھی تھی۔ مَیں نے انہیں حضور کی تصویر دکھائی تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ یہ تو وہی ہیں جن سے میں نے رؤیا میں ملاقات کی تھی حتیٰ کہ کوٹ اور کرسی بھی وہی ہے۔

☆ محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ آسٹریا تحریر کرتی ہیں کہ جس روز حضور رحمہ اللہ کی وفات ہوئی خاکسارہ گھر پر MTA پر نشریات دیکھ رہی تھی۔ میرے شوہر لندن جاچکے تھے۔ رات کو جب خلافت کمیٹی بیٹھی ہوئی تھی اور لوگ بے چینی سے دعائیں کرتے ہوئے خدا کی رحمت کے طلبگار تھے اور قدرت ثانیہ کا ایک نیا پہلو دیکھنے کے منتظر مسجد فضل لندن کے دروازے پر نظریں جمائے بیٹھے تھے تو خاکسارہ بھی یہ نظارہ MTA سے دیکھ رہی تھی کہ اچانک تھکن کی وجہ سے لحہ بھر کو ٹیک لگا کر بیٹھ گئی مگر سمجھ نہیں آتا تھا کہ نیند کی حالت ہے یا خیال۔ مگر ایک دم نور ہی نور آسمان سے اُترتا دکھائی دیا جو کہ بہت تیزی سے برق رفتاری سے زمین کی طرف بڑھتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور اس جگہ میں جہاں خلافت کمیٹی بیٹھی ہے داخل ہوگیا، اسی لحہ دل میں یہ خیال بھی پیدا ہورہا ہے کہ اس بار خلیفۃ المسیح کا نام حروف ابجد کے لفظ ''م'' سے شروع ہوگا۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور ''م'' نامی شخص ''مسرور'' میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور یہ الفاظ دل میں گونجتے ہیں کہ جو میرے منہ سے جاری ہوگئے کہ اللہ نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے اور جس شخص میں اپنا نور بھرنا تھا بھر دیا۔ ایسے ہی عالم میں ایک دَم جیسے میری آنکھ کھل گئی ہو یا وہ نظارہ ٹوٹ گیا ہو اور وہ کیفیت ختم ہوجاتی ہے۔

میرا جسم سخت کپکپانے لگا اور دل میں ایک خوف طاری ہوگیا کہ یہ میں نے کیا دیکھا ہے۔ کونسی کیفیت سے گزری ہوں مگر دل کو یہ کامل یقین ہوگیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ فرما دیا ہے لیکن لوگوں پر اس کا ظاہر ہونا باقی ہے۔ اور میں نے اسی وقت اپنے شوہر کو فون کیا جو مسجد فضل لندن کے باہر ہی بیٹھے ہوئے تھے اور سارا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ منتخب کرلیا ہے اور یقیناً بس اعلان ہونا باقی ہے۔ اتنے میں انہوں نے مجھے فون بند کرنے کو کہا کہ کوئی اعلان ہونے لگا ہے۔ سو میں نے بھی یہ نظارہ اگلے ہی لحہ MTA پر براہِ راست دیکھا جس میں یہ اعلان ہورہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس حضرت مرزا مسرور احمد ہوں گے۔ خلافت سے پہلے خاکسار نے حضور کا نام بھی کبھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی خاکسار حضور کو جانتی ہی تھی۔ بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرے شوہر دونوں ہی اس نام سے ناواقف تھے اور خلافت کے منصب پر جب اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو فائز کیا تب ہی ہم دونوں نے یہ نام پہلی بار سنا اور آپ کو دیکھا بھی اور اس بات پر ایمان اَور بھی بڑھ گیا کہ یقیناً خلیفہ خدا بناتا ہے۔

☆ مکرم صفدر رانا صاحب آف جرمنی حال لندن بیان کرتے ہیں کہ اُن کی اہلیہ محترمہ طاہر رانا صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا میدان ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ لوگوں کے ایک عظیم اجتماع میں موجود ہیں۔ مگر سب لوگ شدید غمگین ہیں، وجہ معلوم نہیں۔ منظر بدلتا ہے لوگ نماز کے لئے صفیں درست کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نماز پڑھانے لگے ہیں۔ مگر جب نماز شروع ہوتی ہے تو امام کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اَور ہیں۔ مگر کون؟ معلوم نہیں۔ نماز کے بعد حضرت صاحب ایک چارپائی پر تشریف فرما ہیں۔ جس کے نیچے ایک بہت ہی شفاف پانی کا نالہ بہہ رہا ہے۔ حضور کی خدمت میں سلام عرض کرتی ہوں اور حضور بہت ہی محبت سے جواب دیتے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خداوند انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اس پر حضور اقدس اپنا دایاں ہاتھ پیچھے کی طرف کرکے فرماتے ہیں: ''اب مسرور کو کہنا''۔ اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔ خدا گواہ ہے کہ مجھے اس سے قبل کبھی موقع نہیں ملا کہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتی۔

☆ محترمہ امۃ اللطیف زیروی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی آف امریکہ لکھتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 19 اپریل 2003ء کو وفات پاگئے۔ اگلے روز 20 اپریل کی صبح جب فجر کی نماز ادا کرکے دوبارہ لیٹی تو آنکھ لگ گئی۔ اور خواب میں دیکھا کہ نئے خلیفہ کا انتخاب ہورہا ہے۔ اور اعلان کیا گیا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 نومبر 2008ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالدؔ صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی
تجھ پر ہوئی ہے ختم خلافت کی اک صدی
تجھ کو خدا نے خلق کیا اہتمام سے
تجھ میں جھلک ہے مہدیٔ دوراں کے نور کی
اک بار جو کیا ہے ارادہ ٹلا نہیں
تو نے یہ بازی جیت کے ہاری نہیں کبھی
سن کر تیرے خطاب جلالت مآب کو
خستہ تنوں کو ایک نئی زندگی ملی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم ستمبر 2008ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کا کلام شامل اشاعت ہے۔ اِس کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

دل و نگاہ میں حمد و درود سارے ہیں
رہِ حیات میں جینے کے یہ سہارے ہیں
کشاں کشاں سے چلے آرہے ہیں اہلِ وفا
سرور و کیف میں ڈوبے ہوئے نظارے ہیں
یہ کون آیا عجب رنگ ہیں فضاؤں میں
یہ کس کے آنے پہ مسرور چاند تارے ہیں
ہیں خوش نصیب ملا سایۂ شجر ایسا
کہ جس کی چھاؤں میں لطف و سرور سارے ہیں

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
3rd June 2011 – 10th June 2011

*Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday 3rd June 2011

**00:00** Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
**00:10** Insight
**00:20** Qur'anic Archaeology: a discussion on Islamic culture and archaeology.
**01:10** Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th March 1997.
**02:10** Historic Facts
**02:55** Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th May 1995.
**04:00** Moshaairah: an evening of pre-recorded poetry.
**04:55** Jalsa Salana United Kingdom: Second day address delivered by Huzoor, on 26th July 2008.
**06:05** Tilawat
**06:15** Dars-e-Hadith
**06:35** Historic Facts
**07:10** Bustan-e-Waqfe Nau: children's class with Huzoor, recorded on 12th February 2011.
**08:15** Siraiki Service
**08:55** Rah-e-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community. Recorded on 28th May 2011.
**10:30** Indonesian Service
**12:00** Live Friday sermon: delivered by Huzoor from Baitul Futuh Mosque, London.
**13:15** Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
**13:30** Dars-e-Hadith
**13:50** Zinda Log: A documentary about the martyrs of Ahmadiyyat.
**14:15** Bengali Service
**15:25** Real Talk
**16:30** Friday Sermon [R]
**18:00** MTA World News
**18:30** Lajna Ijtema Germany 2006: as address deliverd by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 11th June 2006.
**19:30** Yassarnal Qur'an
**20:00** Fiqahi Masail
**20:35** Friday Sermon
**22:00** Insight
**22:20** Rah-e-Huda

## Saturday 4th June 2011

**00:00** MTA World News
**00:20** Tilawat
**00:30** International Jama'at News
**01:00** Liqa Ma'al Arab: Recorded on 24th April 1997.
**02:05** Fiqahi Masail
**02:40** Friday Sermon
**03:50** Seerat Sahaba Rasool (saw): A series of Urdu discussion programmes about the companions of the Holy Prophet (saw).
**04:25** Rah-e-Huda: recorded on 28th May 2011.
**06:00** Tilawat
**06:15** Dars-e-Hadith
**06:35** International Jama'at News
**07:10** Yassarnal Qur'an
**07:35** Jalsa Salana Qadian: an address delivered by Huzoor, on 28th December 2009.
**08:50** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 4th December 1999.
**09:30** Friday Sermon [R]
**10:45** Indonesian Service
**12:00** Tilawat & Dars-e-Hadith
**12:40** Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
**12:50** Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
**13:55** Bengali Service
**15:00** Children's class with Huzoor & members of Waqf-e-Nau from Sweden.
**16:20** Rah-e-Huda
**18:00** MTA World News
**18:15** Children's class [R]
**19:30** Faith Matters: an English question and answer programme.
**20:30** International Jama'at News
**21:15** Intikhab-e-Sukhan [R]
**22:20** Rah-e-Huda [R]

## Sunday 5th June 2011

**00:00** MTA World News
**00:15** Friday Sermon: rec. on 3rd June 2011.
**01:30** Tilawat
**01:40** Dars-e-Hadith
**02:05** Liqa Ma'al Arab: rec. on 29th April 1997.
**03:15** Friday Sermon [R]
**04:30** Yassarnal Qur'an
**04:55** Faith Matters
**06:00** Tilawat
**06:10** Dars-e-Hadith
**06:25** Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
**07:35** Children's Corner
**08:05** Faith Matters
**09:05** Jalsa Salana Bangladesh: an address delivered by Huzoor, on 7th February 2010.
**10:10** Indonesian Service.
**11:10** Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon, recorded on 16 March 2007.
**12:00** Tilawat
**12:15** Dars-e-Hadith
**12:30** Zinda Log
**13:00** Bengali Service
**14:00** Friday Sermon [R]
**15:10** Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
**16:25** Faith Matters [R]
**17:25** Yassarnal Qur'an [R]
**18:00** MTA World News
**18:20** Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
**19:25** Real Talk
**20:30** Children's Corner
**21:00** Friday Sermon [R]
**22:05** Jalsa Salana Bangladesh [R]
**23:15** Ashab-e-Ahmad

## Monday 6th June 2011

**00:00** MTA World News
**00:20** Tilawat
**00:30** Dars-e-Hadith
**00:50** Yassarnal Qur'an
**01:20** International Jama'at News
**01:55** Food for Thought: a discussion programme.
**02:30** Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1997.
**03:45** Friday Sermon: rec. on 3rd June 2011.
**05:00** Faith Matters
**06:00** Tilawat
**06:15** Dars-e-Hadith
**06:30** International Jama'at News
**07:05** Seerat-un-Nabi (saw)
**07:40** Children's class with Huzoor.
**08:45** Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
**09:50** Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon, delivered on 25th March 2011.
**11:00** Jalsa Salana Qadian 2010.
**11:50** Tilawat
**12:05** International Jama'at News
**12:35** Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
**13:10** Bangla Shomprochar
**14:10** Friday Sermon: rec. on 29th July 2005.
**15:20** Jalsa Salana Qadian 2010 [R]
**16:20** Rah-e-Huda
**18:00** MTA World News
**18:30** Arabic Service
**19:30** Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th May 1997.
**20:30** International Jama'at News
**21:05** Children's class [R]
**22:10** Jalsa Salana Qadian 2010 [R]
**22:55** Friday Sermon [R]

## Tuesday 7th June 2011

**00:05** MTA World News
**00:25** Seerat-un-Nabi (saw)
**00:50** Tilawat
**01:00** Insight
**01:30** Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th May 1997.
**02:35** Seerat-un-Nabi (saw)
**03:00** Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
**04:10** Khilafat Day Seminar.
**04:55** Jalsa Salana Spain: concluding address delivered by Huzoor, on 3rd April 2010.
**06:00** Tilawat
**06:15** Dars-e-Malfoozat
**06:35** Insight
**07:20** Yassarnal Qur'an
**07:55** Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
**08:55** Question and Answer Session: rec. on 22nd November 1997.
**10:05** Indonesian Service
**11:10** Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon, delivered on 23rd July 2010.
**12:10** Tilawat
**12:20** Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
**12:50** Insight
**13:10** Bangla Shomprochar
**14:15** Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema 2006: an address delivered by Huzoor.
**14:50** Yassarnal Qur'an
**15:25** Historic Facts
**16:25** Rah-e-Huda
**18:00** MTA World News
**18:30** Beacon of Truth: an English talk-show on various matters relating to Islam.
**19:30** Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 3rd June 2010.
**20:35** Insight
**21:00** Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class [R]
**22:15** Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema [R]
**23:05** Real Talk

## Wednesday 8th June 2011

**00:10** MTA World News
**00:25** Tilawat
**00:35** Dars-e-Malfoozat
**01:00** Yassarnal Qur'an
**01:35** Liqa Ma'al Arab: Recorded on 7th May 1997.
**02:35** Learning Arabic: programme no. 7.
**03:15** Food for Thought: an English discussion on food labelling.
**03:55** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 22nd November 1997.
**05:05** Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema: concluding address delivered by Huzoor, on 11th June 2006.
**06:05** Tilawat
**06:25** Dars-e-Hadith
**06:45** Yassarnal Qur'an
**07:05** Masih Hindustan Main
**07:50** Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
**08:55** Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 8th December 1996. Part 2.
**09:50** Indonesian Service
**10:55** Swahili Service
**12:05** Tilawat
**12:20** Dars-e-Hadith
**12:40** Zinda Log
**13:15** Friday Sermon: rec. on 9th September 2005.
**14:05** Bangla Shomprochar
**15:25** Dua-e-Mustaja'ab
**16:00** Fiq'ahi Masa'il
**16:45** Dars-e-Hadith [R]
**17:20** Australian Flora & Fauna
**18:00** MTA World News
**18:20** Lajna Germany Ijtema: Address delivered by Huzoor, on 11th June 2006.
**19:05** Dua-e-Mustaja'ab [R]
**19:25** Real Talk
**20:30** Yassarnal Qur'an [R]
**20:50** Fiq'ahi Masa'il [R]
**21:30** Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
**22:45** Friday Sermon [R]

## Thursday 9th June 2011

**00:00** MTA World News
**00:10** Tilawat
**00:35** Dars-e- Hadith
**00:45** Masih Hindustan Main: A discussion on the books of the Promised Messiah (as).
**01:05** Liqa Ma'al Arab: recorded on 8th May 1997.
**02:30** Fiqahi Masail
**03:00** MTA World News
**03:20** Masih Hindustan Main [R]
**04:10** Friday Sermon: rec. on 9th September 2005.
**05:05** Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor, on 26th June 2010, from the ladies Jalsa Gah.
**06:00** Tilawat
**06:25** Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
**07:30** Yassarnal Qur'an
**08:05** Faith Matters
**09:10** Qur'anic Archaeology: a discussion on Islamic culture and archaeology.
**10:00** Indonesian Service
**11:10** Pushto Service
**12:00** Tilawat
**12:20** Zinda Log
**13:00** Bengali Service: Recorded on 13th May 2011.
**14:05** Tarjamatul Qur'an class: Recorded on 17th May 1995.
**15:30** Moshaa'irah
**16:25** Dars-e- Malfoozat
**16:35** Yassarnal Qur'an [R]
**16:55** Faith Matters
**18:00** MTA World News
**18:20** Jalsa Salana UK 2008: an address delivered by Huzoor on 26th July 2008.
**19:25** Qur'anic Archaeology
**20:05** Faith Matters [R]
**21:05** Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
**22:10** Tarjamatul Qur'an class [R]
**23:15** Moshaairah [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 18 Friday 27 May , 2011 Issue No. 21

# حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

## عجائبات روح

### حضرت امام عصر کے تجربات کی روشنی میں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تالیف ''سرمہ چشم آریہ'' مسئلہ شق القمر اور عالم ارواح کے باب میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ارواح کو جناب الٰہی سے بے حد قوتیں ودیعت فرمائی گئی ہیں مثلاً مورد الہام ہونا، اجسام سے مل کر نئے خواص کا ظہور، مقناطیسی قوت، مردہ جسم کی خاک سے تعلق اور رابطہ جو ارباب کشوف کو عطا ہوتا ہے۔

اسی طرح حضرت نے اپنے تجربات کی روشنی میں انکشاف فرمایا کہ بعض اوقات صاحب کشف صدہا کوسوں سے ایک چیز کو صاف صاف دیکھتا بلکہ آواز بھی سن لیتا ہے۔ ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ یہ ملاقات نیک اور بد دونوں قسم کی روحوں سے ممکن ہوسکتی ہے۔ اور فرمایا خود اس کتاب کا مؤلف ان امور میں صاحب تجربہ ہے۔

اے کہ خواندی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

### عالم کشف کے بعض وحشت انگیز نظارے

(پہلا نظارہ):

''ملفوظات شاہ عبدالعزیز'' صفحہ 236-237 مطبوعہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز کراچی 1960ء میں لکھا ہے:

''جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو واسطے نماز جمعہ کے مسجد جامع میں تشریف لے جاتے تھے تو عمامہ آنکھوں پر رکھتے۔ ایک شخص فصیح الدین نامی جو اکثر حضور میں رہتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا حضرت اس کی کیا وجہ ہے جو آپ اس طرح رہتے ہیں۔ آپ نے اپنی کلاہ اتار کر ان کے سر پر رکھ دی۔ کلاہ پہنتے ہی وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب دیر سے افاقہ ہوا۔ عرض کیا کہ سوا سو کی شکل آدمی کی تھی اور کوئی ریچھ اور کوئی بندر اور کوئی خنزیر کی شکل تھی اور اس وقت مسجد میں پانچ چھ ہزار آدمی تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ مَیں کس کی طرف دیکھوں''۔

(دوسرا نظارہ):

امام الحدیث زہری کا بیان ہے کہ مَیں حج کے موقع پر امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس مقام عرفات میں کھڑا حاجیوں کو دیکھ رہا تھا۔ دفعۃً میرے منہ سے نکلا کہ مولا کتنے لاکھ حاجی ہیں اور کتنا زبردست شور مچا ہوا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میرے قریب آؤ۔ جب مَیں بالکل نزدیک ہوا تو آپ نے میرے چہرہ پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ اب دیکھو۔ جب مَیں نے پھر نظر کی تو مجھے لکھوکھہا آدمیوں میں دس ہزار میں ایک کے تناسب سے انسان دکھلائی دیئے۔ باقی سب کے سب بندر، کتے، سؤر، بھیڑیئے اور اسی طرح کے جانور نظر آئے۔ یہ دیکھ کر مَیں حیران ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ سنو! جو صحیح نیت اور صحیح عقیدہ کے بغیر حج کرتے ہیں ان کا یہی حشر ہوتا ہے''۔

(تفسیر امام حسن عسکری ودمعہ ساکبہ جلد 2 صفحہ 438۔ بحوالہ چودہ ستارے صفحہ 216-217۔ تالیف سید نجم الحسن کراروی ناظم اعلیٰ پاکستان شیعہ مجلس علماء۔ناشر شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور۔ اشاعت 15/فروری 1973ء)

(تیسرا نظارہ):

حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ''تَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فَزْعَۃٌ فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآءِ ھِمْ فَاِذَا ھُمْ قِرَدَۃً وَخَنَازِیْرَ ''۔(کنز العمال جلد 7صفحہ 190۔تالیف علامہ علی المتقیؒ)

یعنی میری اُمّت میں ایک زمانہ ایسا زبردست اضطراب کا آئے گا کہ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی خاطر بھاگیں گے تو وہ انہیں بندر اور سؤر پائیں گے۔

(بندر اور سؤر وغیرہ جانوروں کی صفات کے لئے دیکھئے ''کتاب الحیوان'')

### باطنی کیفیات میں انقلابی تبدیلیوں کا عارفانہ فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُرمعرفت ارشاد مبارک جس نے اصل تصوّف سے تعارف کا عالیشان دروازہ کھول دیا ہے:۔

''جب انسان خداتعالیٰ کی طرف ترقی کرنے لگتا ہے تو پہلے اس کی حالت بہت ابتر ہوتی ہے جس طرح ایک بچہ آج پیدا ہوا ہے تو اس میں صرف دودھ چوسنے ہی کی طاقت ہوتی ہے اور کچھ نہیں۔ پھر جب غذا کھانے لگتا ہے تو آہستہ آہستہ غصّہ، کینہ، خود پسندی، نخوت۔ علی ھذا القیاس سب باتیں اس میں ترقی کرتی جاتی ہیں اور دن بدن جُوں جُوں اس کی غذائیت بڑھتی جاتی ہے شہوات اور طرح طرح کے اخلاق ردّیہ اور اخلاق فاضلہ زور پکڑتے جاتے ہیں اور اسی طرح ایک وقت پر اپنے پورے کمال انسانی پر جا پہنچتا ہے اور یہی اس کے جسمانی جنم ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی کُتّے، کبھی سؤر، کبھی بندر، کبھی گائے، کبھی شیر وغیرہ جانوروں کے اخلاق اور صفات اپنے اندر پیدا کرتا جاتا ہے۔ گویا کُل مخلوقات الارض کی خاصیّت اس کے اندر ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ سلوک کا راستہ چاہے گا تو یہ ساری خاصیتیں اس کو طے کرنی پڑیں گی اور یہی تناسخ اصفیاء نے مانا ہے اور اس کا اسلام اور قرآن بھی اقراری ہے۔ غالباً یہی تناسخ ہنود میں بھی تھا، مگر بے علمی سے دھوکہ لگا اور سمجھ اُلٹی ہوگئی''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 74)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

۞۞۞۞۞

### زمانہ ایک نبی کی نظر کا محتاج ہے

جناب سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعت اسلامی کے چند فکر انگیز نظریات ومعتقدات:

1۔''افسوس علماء (الا ماشاءاللہ) خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہوچکے تھے۔ ان میں یہ صلاحیت ہی نہ تھی کہ خدا کی کتاب اور رسول خدا کی علمی وعملی ہدایت سے اسلام کے دائمی اور لچکدار اصول اخذ کرتے اور زمانہ کے متغیر حالات میں ان سے کام لیتے۔ ان پر تو اسلاف کی اندھی اور جامد تقلید کا مرض پوری طرح مسلّط ہو چکا تھا۔ ......وہ ہر معاملہ میں اُن انسانوں کی طرف رجوع کرتے تھے جو خدا کے نبی نہ تھے کہ ان کی بصیرت اوقات اور حالات کی بندشوں سے بالکل آزاد ہوتی۔

پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی کامیاب رہنمائی کرسکتے جبکہ زمانہ بالکل بدل چکا تھا اور علم وعمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہنچ سکتی''۔

(تنقیحات صفحہ 30۔ ناشر دفتر ترجمان القرآن۔ ملتان روڈ لاہور۔ طبع اول 7/جون 1939ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا تھا۔

کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھوں سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار
یہ مصیبت کیا نہیں پہنچی خدا کے عرش تک
کیا یہ شمس الدیں نہاں ہو جائے گا اب زیر غار

### غربتِ اسلام کی انتہاء

2۔''گناہ کرنے والا آج جری وبے باک ہے اور ایک صالح مسلمان کی سی زندگی بسر کرنے والا اپنی جگہ خوفزدہ بیٹھا ہوا ہے کہ معلوم نہیں مَیں سوسائٹی میں کیسے قبول کیا جاؤں گا۔ اُس کا جینا مشکل ہے۔ ہر چیز اس کے مزاج کے خلاف ہے۔ ہر چیز اُن اصولوں کے خلاف ہے جن کو وہ حق مانتا ہے۔ وہ سب کچھ دنیا میں دھڑلے سے ہو رہا ہے جس کے متعلق اس کا عقیدہ ہے کہ یہ بے حیائی ہے، فحش ہے، بے شرمی ہے، گناہ ہے، حرام ہے۔ جن چیزوں کو وہ سمجھتا ہے کہ یہ فرض ہیں ان کو بجا لانا مشکل ہو رہا ہے اور جن چیزوں کو وہ سمجھتا ہے کہ یہ حلال ہیں ان کا استعمال اس کے لئے دشوار ہو رہا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اسلام ایک دفعہ پھر غریب اور نامانوس ہو کر رہ جائے گا اور ایسے حالات کے بارہ میں حضور نے فرمایا ہے کہ خوشخبری ہے غریبوں کے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو ایسے حالات پیدا ہوجانے کے بعد بھی اسلام کے اصولوں پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور اس کی کچھ پروا نہ کریں کہ دنیا کیا کہتی ہے؟ دنیا اُن کا مذاق اڑائے یا اُن پر ہنسے یا اُن کی تذلیل وتحقیر کرے وہ بہرحال اسلام کے اصولوں سے نہ ہٹیں اور اجنبی بن کر رہ جانا قبول کرلیں ان کے لئے حضور نے خوشخبری دی ہے''۔

(''خطبات یورپ ''صفحہ 109-110۔ناشر احباب پبلیکیشنز لاہور 43-71 ریٹی گن روڈ)

اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کا دائمی حکم ہے کہ ۔

تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدت گرمی کا ہے محتاج باران بہار

### کثرت معیار حق نہیں

3۔''اسلام تعداد کی کثرت کو حق کا معیار تسلیم نہیں کرتا۔ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْث(المائدہ:101)۔ اسلام کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ ایک اکیلے شخص کی رائے پوری مجلس کی رائے کے مقابلہ میں برحق ہو اور اگر ایسا ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ حق کو اس لئے چھوڑ دیا جائے کہ اس کی تائید میں ایک جمّ غفیر نہیں''۔

(اسلام کا نظریہ سیاسی ۔صفحہ 13۔ ناشر اسلامک پبلیکیشنز شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ چھبیسویں اشاعت ۔جنوری 1991ء)

### اسلامی سیاست کا سنگ بنیاد

4۔''اسلامی سیاست کا سنگ بنیاد یہ قاعدہ ہے کہ ......کسی شخص کا یہ حق تسلیم نہ کیا جائے کہ وہ حکم دے اور دوسرے اس کی اطاعت کریں...... یہ اختیار صرف اللہ کو ہے...... وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ(المائدہ:45)۔ جو خدا کی نازل کی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی دراصل کافر ہیں۔

اس نظریہ کے مطابق حاکمیت (Sovereignty) صرف خدا کی ہے۔ قانون ساز (Law Giver) صرف خدا ہے۔ کوئی انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو بذات خود حکم دینے اور منع کرنے کا حقدار نہیں''۔

(ایضاً صفحہ 20-21)

### اسلامی پارلیمنٹ میں پارٹی بندی نہیں

5۔''اسلامی مجلس شوریٰ میں پارٹی بندی نہیں ہوسکتی۔ فرد فرد علیحدہ ہوگا اور حق کے مطابق رائے دے گا۔ اسلام میں اس کا کوئی موقع نہیں کہ آپ ہر حال میں اپنی پارٹی کا ساتھ دیں خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو''۔

(ایضًا صفحہ 47)

۞۞۞۞۞۞